

تَحْمِيرِ حَيَاةٍ

لکھنؤ
بینڈ سر فونز

تبليغ کی اہمیت

حکیما نے تبلیغ و دعوت امر بالمعروف نہیں عن النکار اسلام کے جسم کی ریڑھ کی پذیری میں اس پر اسلام کی بنیاد، اسلام کی قوت، اسلام کی وسعت اور اسلام کی کامیابی مختصر ہے اور آج سب زمانوں سے بڑھ کر اس کی ضرورت ہے اور غیر مسلمانوں کو مسلمان بنانے سے زیادہ اہم کام مسلمانوں کو مسلمان، نام کے مسلمانوں کو کام کا مسلمان اور قومی مسلمانوں کو دینی مسلمان بنانا ہے، حق ہے کہ آج مسلمانوں کی حالت دیکھ کر قرآن پاک کی یہ نہ "یا آئیہ اللہ یعنی آئُنُوا آئُنُوا" (ایے مسلمانوں! مسلمان ہو) کو پورے زور و شور سے بلند کیا جائے۔ شہر شہر، گاؤں گاؤں اور درد پھر مسلمانوں کو مسلمان بنانے کا کام کیا جائے اور اس راہ میں جناہ کشی و محنت کوشی اور وہ قوت جاہد و صرف کی جائے جو دنیا دار لوگ دنیا کے عز و جہاد اور حصول طاقت میں صرف کر رہے ہیں، جس میں حصول مقصد کی خاطر ہر مساع عزیز کو قربان کرنے اور ہر مانع کو پتھر سے ہٹانے کے لیے ناقابل تحریر طاقت پیدا ہوئی ہے کہ شش کے گوشے سے، جان والے ہر راہ سے اس میں قدم آگئے بھایا جا اور حصول مقصد کی خاطر وہ جوں کی کیفیت اپنے اندر پیدا کی جائے جس کے بغیر دین و دنیا کا زکوں کام ہولے اور نہ ہوگا۔

نوادر اسید لیوان ندوی۔ (انہ مقدمہ حسوس ملائیں اسیں ایک بڑی بڑی بھتی)

۱۰۰ مل لیوان
۲۵۰ مل لیوان

Regd No. LW/NP56
Fax No. : (0522) 380570

Office : 365538
Principal : 372336
Guest House : 73864 Ext. 20

TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY
NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف
صنال سے تیار کردہ خوشبو
دار عطر یات، عمدہ و اعلیٰ
قسم کے روغنیات و عرق
کیوڑہ، عرق گلاب
و دیگر عطر یات کی



ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ
تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

خط و کتابت کا بستہ

فون۔ 268898

اظہار احمد اینڈ سنس پر فیورس، چوک لکھنؤ

آپ کی خدمت میں جدید و دلکش
سو نے چاندی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا سورم

گھنٹہ پیلس

حاجی عبد الرؤوف خاں، حاجی محمد فتح خاں، حاجی محمد عوض خاں

ایک مینارہ مسجد کے سامنے ابھری گیٹ چوک لکھنؤ

فون نمبر ۹۱-۰۵۶۷۹۱۰

چشمہ گھر

چالانیاں کیلئے ذریعہ آنکھوں کی جائیجی کی جاتی ہے
Auto Refracto Meter AR 800



نورانی تیل

درد، زخم، بیخوت کی بہترین دوا

یسل پر ڈرگ لائسنس نمبر
کیپ سول پر ۷۴ مارکہ ضرور دیجیں، انہیں کہیں کی ہیں کوئی
برائی نہیں ہے دھوکہ نہ کھائیں میوکا بنا اصل نورانی تیل میوکا
بھتیجے کھریدیں

INDIAN CHEMICAL MFG. LTD. 275101

چشمہ گھر سے متعلق تمام چیزیں دستیاب ہیں
ایک بار خدمت کا موقع دیں

اسے رجن (علیگ)

چشمہ گھر، محلہ مہاجن، ٹول پوست سرکے میں
ضلع اعظم گڑھ، ۵-۲۴۳۰۵ فون: 768482



رزق کے معاملہ میں اللہ پر توکل

حق کے لئے اللہ میں تیری ذات عالی سے اس بات کا طالب ہوں کہ تو مجھ کو اپنی ذات سے بھروسے کی نعمت عطا فرماد۔ آپ یہ بھی دعا فرماتے تھے کہ "اے اللہ تو مجھ ان لوگوں میں سے بنادے جنموں نے مجھ پر بھروسے کیا اور تو ان کا ہر طرح سے بچ جان ہو گیا۔" سے

یہ بتانا مناسب و ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اللہ

پر توکل کے اس باب و ذرائع کو اپنے کے نافی

نہیں ہے کہ اپنے قوی اور اعضا کے ذریعہ حصول اس باب

کی غلو کو کشش کرنا اطاعت خداوندی ہے اور دل سے

یقین و بھروسہ کرنا یہ اللہ پر ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ

خدا رشداد فرماتا ہے "یا ائمہا اللذین آمُوا خذُوا

حداکُفْ"۔ لکھ

ممنون لاجہاد کے لئے یہ تھمارے یا کرو۔

دوسری آیت میں فرمایا:-

"ذَأَعِدُّهُ وَالْهُمْ مَا أَسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ

وَمِنْ رِبْاطِ الْأَنْجَلِينَ" ۱۵

اور جہاں تک ہو سکے دفعہ کی جیعت کے

زور سے اور گھوڑوں کی تار کھٹے سے ان

کے مقابلے کے) لئے مستعد ہو۔

دوسری آیت میں فرمایا:-

ذکوٰی لعنان پر بچا سکتا ہے زنف۔ حضرت مسیح

بخاری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد کامل

اور بھروسہ تو ایمان کی حرم ہے "یہی وہ بن منسے

فرمایا: مقصود اصلی تو اللہ کی ذات پر بھروسہ ہی ہے

ذکر اس کے بغیر ایک ذرہ بھی حرکت کر سکتا ہے۔ حضرت

حسن نے فرمایا: بندے کے اللہ پر بھروسہ کاملاً

ہے کہ وہ یہ سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جس کا

اللہ تعالیٰ اداس پر اعتماد کرے۔

حضرت ابن جعیل سے مروی ہے کہ: حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اس بات کی طرف سے کوتا ہی بر قی

اور اپنے قادر کے مشورہ پر عمل کرنے میں غلطی کا تحکماں

و خوشی ہو کر وہ لوگوں میں سب سے قوی ہو تو اس کو

چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھے۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اپنی دعائیں فرمایا کرتے

کیا کامیابی کے لئے لازمی اور قطعی ہے۔

بانی حدیث

حدیث کے عمومی معنی

توکل کے سلسلہ میں بر حیث بندادی ابہت رحمت

ہے اور حصول رزق کا سب سے بڑا اسید و ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ خدا رشداد فرماتا ہے۔

"ذُكْرُ اللَّهِ يُخْلِلُ لَهُ مَحْرَجًا وَرِزْقًا

بَشْرَ حَدِيثَ لِرَحْمَةِ رَبِّهِ وَمَنْ يَتَوَلَّْ كُلَّهُ

اللَّهُ فَهُوَ حَسْبُهُ" ۱۶

اور جو کوئی خدا سے دُنے کا وہ اسکے کلے

درست دھن سے مخصوصی کی صحت، پیدا کر دے

او اس کو ایسی جگہ رزق دے کا جہاں سے

وہیں بھاگی زندگا درجہ اور جو خدا پر بھروسہ رکھ

گا تو وہ اس کو کھایت کرے گا۔

بانی حدیث

25 ستمبر 1995ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ

عبدالرحمن

عبدالرحمن نشریات و نہجۃ العقول نہجۃ العلاماء الحسن

۲۵ ستمبر ۱۹۹۵ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ

جلد نمبر ۳۳



مولانا مختار مفتاح ندوی
نائب ناظم ندوۃ العلوم الحسن

مشاورت

اس دارمہ میں	10 روپیہ
اگر شرمنشان	5 روپیہ
ہے تو اس کا مطلب	
ایشیائی، دیوری، افریقی و امریکی مالاک	

بیرونی مالاک فناں ڈاک	25 روپیہ
بھری ڈاک جمل	10 روپیہ

منہج تعمیر حیات پوسٹ بکس نمبر ۹۳ ندوۃ العلاماء الحسن
درافت سکریٹری جلس صفات و نشریات الحسن کے نام سے بنائی۔
اور دفتر تعمیر حیات کے پرہر روانہ کریں
او جلدی ہوتی ہے۔ میخ

پرہر پیش شاہیں پرہر کاٹتیں ہیں جس کے دفتر تعمیر حیات پوسٹ بکس صفات و نشریات نہجۃ العلاماء الحسن کے بے شایعہ

اولین بارہ شعبان صنی ندوی

بیکن کی خواہیں کا نفرس

خورت کی صحت کے نام پر دھوکہ

اس وقت بورپ اسلام کو مطہون کرنے پر تلاہ اپنے حالانکہ اسلام نے انسانی زندگی کے لئے جو شریعت دی ہے وہ اتنی مرتب جا ج آور انسانی زندگی کے فطری حالات کی رحمات رکھنے والی ہے کہ دنیا میں دیگر قوموں کے پاس موجود قوانین بھی ہوں، اس کی تھال نہیں پیش کر سکتے۔ دیگر قوموں کو خواہ اہل کتاب ہوں یا غیر اہل کتاب احمدناہب ان کے اولین رہنماؤں سے ملتی ہے، وہ اپنی اصلی اور ساید شکلوں میں نہیں ہیں وہ یوں بھی اپنے زمانوں کے لئے اور اس وقت کے وگوں کے اقتبار سے دیتے گئے تھے۔ لیکن اسلام ایک ابدی مذہب کے طور پر آیا اور جب سے آیا، اس وقت سے یہ ایک محفوظ اور بلا تغیر رہا ہے۔

وہ اولاً اپنی انسانی کتاب کے باطل محفوظ ہونے کی وجہ سے بھرا پئے بھی کی تعلیمات کے محفوظ ہنے کی وجہ سے آج بھی اپنی اصلی حالت کے مطابق ہے پر اس کی مزیدی خصوصیت ہے کہ اس پر شریعت کو مکمل کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "آن میں نے تمہارا مذہب مکمل کر دیا ہے اور اپنی فتوح کو تم پر پورا کر دیا ہے۔"

"الیوم الکذت الکفیر دینکمْ دَائِمَتْ عَلَيْکُمْ فَعَمِتْ وَرَضِيَتْ لَكُمُ الْإِسْلَامُ دِيْمَاتْ" (المائدہ)

چنانچہ یہ مذہب انسان کی زندگی کے لئے تاحیات دستور ہیات ہے اور اس میں انسانی نظرت کے ہر طرح کے حالات کی پوری رہائی ہے۔ اس طرح اس پر عمل انسانی اختیار سے باہر نہیں، اور اس کے فطری حالات سے سازگار بھی ہے اور زندگی کے تمام بہلوؤں پر محظی بھی ہے۔ چنانچہ عبادات سے لے کر روزی کامنے تک، اخلاقی و دینی ہنالہوں سے لے کر فطری اور ذائقی تھاٹھوں تک، مخدوں اپنی ذات کی فکر رکھنے سے تک دیگر اور اہل تعلق کے معاملات تک، اس پر موقوں کے لئے اس میں رہنا ہے۔ اس میں مرد کے لئے مرد کی ضرورت و عزت کے لئے عورت کی ضرورت و عزت کے لئے عورت کی حافظے قاعدے اور طریقے بتائے گئے ہیں اسکی طرح مرد کو عورت کی ضرورت اور اس کی عزت کے مطابق حقوق پورے کرنے کی تائید کی گئی ہے اور عورت کو مرد کی ضرورت اور اس کی عزت کا خیال رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ماں باپ کو اپنی اولاد کی ضروریات اور مصالح کی فکر کرنے اور ان کی دلداری کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اولاد کو پہنچانے والی ملک دیا گیا ہے۔

مسلمانوں میں جو لوگ اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتے اور اپنی زندگیوں میں ان کا افہار نہیں کرتے اسلام کو سمجھنے میں وہ معیار نہیں ہو سکتے۔ اسلام کو اس کی شریوت پر عمل کرنے والوں کو دیکھنے سے ہی سمجھا جاتا ہے یا اس کی کتابوں میں دیکھا جائے، لیکن افسوس یہ ہے کہ دوسری قوموں کے لوگ اپنی نظر پر عکار اسلامی احکام کو ٹھیک سے نہیں دیکھتے اور ان کو بھی کی کوشش نہیں کرتے، لہذا ان کو خلط فرمی ہوتی ہے اور ان کے ماحول میں زندگی کے جھوٹ لیتے ہیں وہ اپنی کو مسلمانوں کی طریقے کمک کر تقدیر و تبصرہ کرنے لگتے ہیں اور مشورہ دیتے دیتے ایسا شورہ دینے لگتے ہیں کہ جو نہ صرف یہ کام اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہوتا ہے بلکہ انسان کی غربی

ضرورت اور اس کی اخترف المخلوقات ہونے کی عزت کے بھی خلاف ہوتا ہے۔

یہ بات بھی کے لئے کہ اسلام میں بھی نوع انسان کی فطری ضرورت اور اس کے فطری مزان کا حافظہ رکھنے ہوئے حقوقی طور کے لئے گئی ہے اس کا بطور شان عزت اس کو لیجھا، چونکہ مرد کے مقابد میں مکروہ ہے اس لئے اسلام میں اس کی حفاظت راست اور اس کی عزت کے لئے مرد سے زیادہ ایسا کیا گیا ہے اور جو نکاح عذر بر تھا تو سوسائیٹیوں میں بڑی کی پیدائش پر خوشی نہیں محسوس کی جاتی تھی بلکہ بعض موقوں پر اس کے پہنچنے سے بچنے کے لئے اس کو ختم کر دیا جاتا تھا اس لئے اسلام میں بچوں کے مقابلہ میں بچوں کی پرورش کی تکریداہم کرنے پر زیادہ ثواب بتایا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو دو بچوں کی پرورش کرے گا،

شراط ایجنسی

- ۱۔ پاچ کاپی سے کم کی ایجنسی جاری نہیں کی جانی۔
- ۲۔ نی کاپی یا راہ پتے کے حساب سے زرضاہت پیشی کی روانہ نہ ہوئی۔
- ۳۔ مکشی وابی خط سے معلوم کریں۔

نرخ اشتہار

- ۱۔ تعریف جات کافی کام فی سیٹی میٹر R. 20/-
- ۲۔ مکشیں تعداد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پڑھیں ہوں گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیشی جمع کرنا ضروری ہے۔

بیرون ملک نمائندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH - (K.S.A.)

مدنیہ منورہ

Mr. M. AKRAM NADWI
O.C.I.S.
St. CROSS COLLEGE
Oxford OX1 3TU - U.K.

برطانیہ

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.
P.O.Box No. 388
Vereniging
(S.AFRICA)

ساوچہ افریقہ

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.
P.O.Box No. 10894
DOHA - QATAR

قطر

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.
P.O.Box No. 12525
DUBAI - (U.A.E.)

دبئی

Mr. ATAULLAH Sb.
Sector A-50, Near Sau Quater
H. No. 109 Town Ship Kaurangi
KARACHI - 31 (Pakistan -)

پاکستان

Dr. A. M. Siddiqui Sb.
98- Conklin Ave
Woodmere
New York 11598 - (U.S.A.)

امریکہ

۱۔ درس حدیث	دکتر محمد نعیان علی	بیوگ کا نفرس (داداریہ)
۲۔	مولانا محمد رابع صنی ندوی	عالم اسلام کا مسئلہ
۳۔	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	ایک اعلان و شبادت
۴۔	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	ایم جماعت کا کام و مقام
۵۔	مولانا محمد رابع صنی ندوی	کچنیو شوش و تاثرات
۶۔	شمس الحق ندوی	فادتہ و نظر
۷۔	نذر الحفیظ ندوی	فائدت و نظر
۸۔	ترجمہ، ملال عبد الجی ندوی	دعوت اسلامی کے چراصول
۹۔	پروفیسر محمد یوسف نجاحی ندوی	اسلامی اور سماجی دنیا
۱۰۔	پروفیسر صاحب صدقہ ندوی	تاریخ دعوت و عزیمت عہد
۱۱۔	محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی	شب دروز
۱۲۔	محمد ذاکر ندوی	نظم



اُنہاود بھاؤ، اس میں سمجھنے والے شیشے کی طرح نازک ہیں
عورت کی نزاکتِ جسم کا لحاظار کھنے کے ساتھ ساتھ اس
کی خطرات کے مطابق اس کو کام کا موقع بھی دیا گیا ہے
مریضوں کی تمارداری خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
متعدد بار عورتوں کے پردازی، اس کو لگھر میں بالکل قیدیں
کیا گیا ہے، ہر فریب کیا گیا ہے کہ بے ضرورت گھر سے نکلیں
اور جب نکلیں اپنے جسم کو ببری نظر دی سے بچانے کے
کے لئے جماعت کے ساتھ نکلیں، یہ ہے اسلام کا طریقہ جس
میں عورت کو جنتی عزت حاصل ہے کسی اور جگہ نہیں ہے
اس کے برھکس یورپ میں عورت کی آزادی اور عزت
کا نام تو بہت بیجا تھے لیکن اس کو ایسی صورتِ حال
میں رکھا جاتا ہے کہ وہ خطرات میں گھری رہتی ہے،
آزادی کے نام پر کسی بھی عورت کو خراب کر کے مرد اس
سے بے قلق بن جاتا ہے اور اس کی پریشانی میں
چھوڑ جاتا ہے اس سے محنت کے کام مردوں کی طرح
لئے جاتے ہیں اور اس کی مگزوری کا حق نہیں دیا
جاتا، اس کی حسن کی نمائش کر کے اس کو فرنز میں ڈالا
جاتا ہے اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پر ویگن ڈھے سے
اور خوبصورت الفاظ کے ساتھ یورپ میں عورت سے
ہمدردی جاتی جاتی ہے اور دلکش الفاظ کے ذریعہ
اس کو اسماں پر جگڑھایا جاتا ہے اور اسلام کو اتنا اتنا
دیا جاتا ہے کہ اس میں عورت کے ساتھ بڑا خلہ ہے ذرا
عورت کی مظلومیت کے صرف اعداد و شمار دیکھ
لئے جائیں کہ یورپ کی سوسائٹی میں کیا ہیں اور مسلم سوسائٹی
میں کیا ہیں اور اسلام کی تعلیمات کا ذرا مطالعہ ہی کر دیجئے
تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔

یورپ میں انقلاب فرانس کے بعد جونکر زندہب کو
حام زندگی میں قبول کرنے سے دست برداری اختیار
کر لی گئی ہے اس لئے وہاں کی زندگی زندگی مذہب کی دی ہوئی
قدروں اور ضابطوں سے آزاد ہو چکی ہے۔ اس پرستزو
یک آزادی کا جو نظر یہ یورپ نے اپنا یا ہے۔ اس میں
ہر فرد کو اپنی انفرادی زندگی میں ہر طرح کی آزادی کا

حق دیا گیا ہے، چنانچہ انفرادی آزادی کا جو مطلب یورپ
میں رائج ہوتا چلا گیا ہے اس میں کسی ایک فرد کو کسی دھر
فروپر اپنی رائے چلانے کا بالکل حق نہیں ہے خواہ ایک ہر فر
پری غیر کا اور تحریر کا رہ ہو اور دوسری طرف کم غیر اور ناپخت
شخص ہو اور خواہ باپ بیٹے کا معاملہ ہو یا ماں بیٹی کا
معاملہ ہو، وہاں تو فون کا ایک نمبر یعنی لفڑا گیا ہے جو تمام
رُڑکوں اور رُڑکیوں کو بتاتا ہے کہ کسی وقت اگر باپ
یا ماں سختی کرے تو رُڑکیا یا رُڑکی اس نمبر پر پوسٹس کو
باخبر کر دے، اس بات پر پولیس بلا تاخیر پہنچ کر
ماں یا باپ کو سختی کرنے کے اذام میں گرفتار کر کے بچاتی
ہے اور ہدالت سے سزادلوادیتی ہے، وہاں جب باپ
ماں کو اپنی اولاد پر اپنی رائے چلانے کا حق حاصل نہیں
ہے تو بھائی کو بھائی پر اپنے وسی کو پڑو سی پر ادوات
کو دوست پر اپنی رائے چلانے کا کیا حق حاصل ہو سکتا
ہے۔ لہذا انفرادی طور پر جس کا جو جی چلے کرے کون
روک سکتا ہے، چنانچہ رُڑکیاں اور رُڑکی اس میں جس
طرح چاہیں، روابط قائم کرتے ہیں، دوستی کرتے ہیں
اور اپس میں ایک دوسرے کو خراب کر کے علاحدہ ہو جائے
ہیں یا شادی کرتے ہیں تو اس میں بھی خود غرضی کا فرمایا
رہتی ہے۔ کسی کو بولنے کا حق نہیں ہوتا۔ حکومت اشادی
سے قبل ہی شادی کے فائدے حاصل کرنا شروع کر دیتے
ہیں اور اس کے نتیجے میں اولاد کا مسئلہ کھڑا ہو جائے تو
بچوں والی کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس سے چھک کر احصال
کر لے، اس کے طریقے مقرر ہیں اور اگر جھینکارا حاصل
نہ کر سکے تو حکومت کی مدد سے اپنے بچے کو پرداں چڑھا
سکتی ہے اور بے باپ کے بچوں کی ماں کی حیثیت سے اس
کا بوجھ اٹھا سکتی ہے اور جو اس کا سبب بنا اور جو باپ
بن سکتا تھا وہ اس زحمت کے معلوم ہوتے ہی اپنا
داسن جھیک کر الگ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ امریکہ کی ہوتا ہے
کہ اس لئے وہاں کی زندگی زندگی مذہب کی دی ہوئی
قدروں اور ضابطوں سے آزاد ہو چکی ہے۔ اس پرستزو
یک آزادی کا جو نظر یہ یورپ نے اپنا یا ہے۔ اس میں
ہر فرد کو اپنی انفرادی زندگی میں ہر طرح کی آزادی کا

حق دیا گیا ہے، چنانچہ انفرادی آزادی کا جو مطلب یورپ
میں رائج ہوتا چلا گیا ہے اس میں کسی ایک فرد کو کسی دھر
فروپر اپنی رائے چلانے کا بالکل حق نہیں ہے خواہ ایک ہر فر
پری غیر کا اور تحریر کا رہ ہو اور دوسری طرف کم غیر اور ناپخت
شخص ہو اور خواہ باپ بیٹے کا معاملہ ہو یا ماں بیٹی کا
معاملہ ہو، وہاں تو فون کا ایک نمبر یعنی لفڑا گیا ہے جو تمام
رُڑکوں اور رُڑکیوں کو بتاتا ہے کہ کسی وقت اگر باپ
یا ماں سختی کرے تو رُڑکیا یا رُڑکی اس نمبر پر پوسٹس کو
باخبر کر دے، اس بات پر پولیس بلا تاخیر پہنچ کر
ماں یا باپ کو سختی کرنے کے اذام میں گرفتار کر کے بچاتی
ہے اور ہدالت سے سزادلوادیتی ہے، وہاں جب باپ
ماں کو اپنی اولاد پر اپنی رائے چلانے کا حق حاصل ہو سکتا
ہے تو بھائی کو بھائی پر اپنے وسی کو پڑو سی پر ادوات
کو دوست پر اپنی رائے چلانے کا کیا حق حاصل ہو سکتا
ہے۔ لہذا انفرادی طور پر جس کا جو جی چلے کرے کون
روک سکتا ہے، چنانچہ رُڑکیاں اور رُڑکی اس میں جس
طرح چاہیں، روابط قائم کرتے ہیں، دوستی کرتے ہیں
اور اپس میں ایک دوسرے کو خراب کر کے علاحدہ ہو جائے
ہیں یا شادی کرتے ہیں تو اس میں بھی خود غرضی کا فرمایا
رہتی ہے۔ کسی کو بولنے کا حق نہیں ہوتا۔ حکومت اشادی
سے قبل ہی شادی کے فائدے حاصل کرنا شروع کر دیتے
ہیں اور اس کے نتیجے میں اولاد کا مسئلہ کھڑا ہو جائے تو
بچوں والی کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس سے چھک کر احصال
کر لے، اس کے طریقے مقرر ہیں اور اگر جھینکارا حاصل
نہ کر سکے تو حکومت کی مدد سے اپنے بچے کو پرداں چڑھا
سکتی ہے اور بے باپ کے بچوں کی ماں کی حیثیت سے اس
کا بوجھ اٹھا سکتی ہے اور جو اس کا سبب بنا اور جو باپ
بن سکتا تھا وہ اس زحمت کے معلوم ہوتے ہی اپنا
داسن جھیک کر الگ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ امریکہ کی ہوتا ہے
کہ اس لئے وہاں کی زندگی زندگی مذہب کی دی ہوئی
قدروں اور ضابطوں سے آزاد ہو چکی ہے۔ اس پرستزو
یک آزادی کا جو نظر یہ یورپ نے اپنا یا ہے۔ اس میں
ہر فرد کو اپنی انفرادی زندگی میں ہر طرح کی آزادی کا

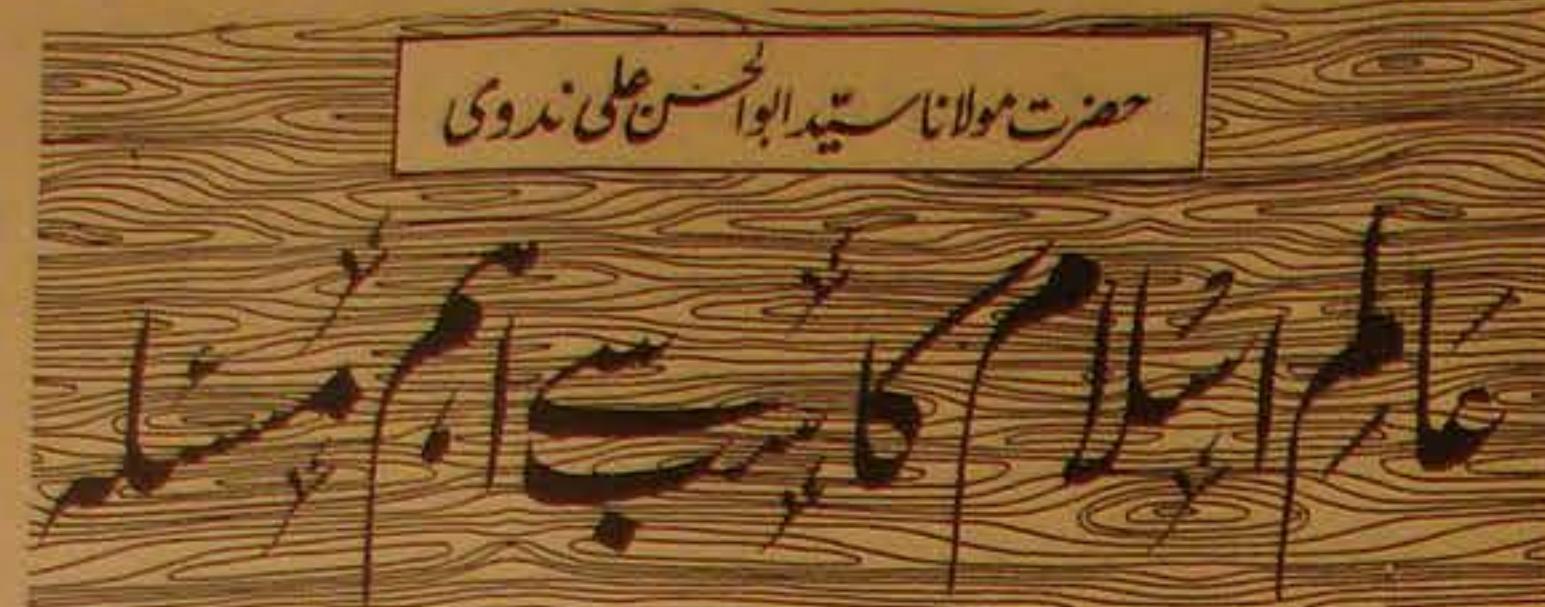
شادی کی گئی ہو، ظلم توہاں ہوتا ہے جہاں شادی میں عورت نے بلا اصرف کیا ہو اور طلاق کے بعد وہ سب سے محروم ہو جائے، اس کا کوئی سہارا ز ہو جیسا کہ دوسروں کی سوسائٹی میں ہوتا ہے کہ لڑکی کی شادی پر بہت خرچ کرنا پڑتا ہے اور شوہر کے مرنے یا طلاق دینے پر وہ بے سہارا ہو جاتی ہے اور سارا دھر صرف جو اس نے کیا تھا وہ بے کار ہو جاتا ہے۔ اسلام میں عورت اپنے سارے مال و م產業 کی مالک اسی طرح رہتی ہے جیسے وہ شادی پر قبل لختی، اس کا مال اسی کا رہتا ہے، پھر مزید یہ کہ وہ اپنے ماں باپ کے مرنے پر ان کے مال کی وراثت میں حصہ لجی پاتی ہے اور بعض موقوفوں پر وہ اپنے بھائی میں سے کے مرنے پر اپنے ماں میں بھی وراثت کا حق پاتی ہے پاس عزت کے ساتھ دا پس آ جاتی ہے، ماں باپ نہ سوچنے تو اس کے بھائی اس کی فکر کرتے اور ذمہ داری الھا ہیں، وہ طلاق کے بعد حتیٰ کہ شوہر کے مرنے کے بعد بھی شوہر کے لئے ملکر میں رہنے پر مجبور نہیں ہوتی اور نہ ماد کے سارے کے لئے آدارگی کا سہارا سیتی ہے۔ لیکن اسلام پر عمل نہ کرنے والوں میں طلاق کے بعد عورت کی وہ عزت اور حیثیت باقی نہیں رہتی جو اس کو پہلے حاصل کی تھی، وہاں عورت کمتری کا تکرار بنتی ہے اور اس کی حقوق اور حیثیت کو کوئی مقام حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن میں تو عورت کی اکبر و عزت کھلونا بنی ہوئی ہے اک جاتا، مشکل اور محنت کے کاموں میں سردہی کی طرح لگ جاتا ہے جبکہ اسلام میں اس کے حقوق کہا گیا ہے کہ وہ قہر ماز نہیں ہے بلکہ ریگانہ ہے لعنتی سخت کوشی کے نہیں ہے وہ تو کچوں ہے، لہذا آملقین کی گئی ہے کہ اس کی نزاکت اور کمزوری اور اس کی عفت و آبر و کو تحفظ نہیں د جاتا، مشکل اور محنت کے کاموں میں سردہی کی طرح لگ جاتا ہے جبکہ اسلام میں اس کے حقوق کہا گیا ہے کہ قہر ماز نہیں ہے بلکہ ریگانہ ہے لعنتی سخت کوشی کے نہیں ہے وہ تو کچوں ہے، لہذا آملقین کی گئی ہے کہ اس کے بوجھ دلا جائے، ایک بار اونٹ کو لے چلنے والے سخنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذرا احتیاط سے اونٹ کو طلاق دینے پر اپنے کو مجبور پائے تو اس کو اختیار ہے کہ وہ دے سکتا ہے میں اس کے ذمہ اس کی بیوی کے جو مالی حقوق باقی ہوں گے وہ سب ادا کرنا ہو گا اور اگر بچے بچاں ہیں تو بچوں بچیوں کی پرورش مال کے ذمہ ہے لیکن اس کے معارف شوہر کے ذمہ رکھے گئے ہیں اور اگر بچپن پیٹ میں ہے تو ولادت تک باوجود طلاق کے، عورت کے معارف شوہر کے ذمہ ہی رکھے گئے ہیں اس کے طلاق دینے پر حدت ہے تاکہ اگر بیٹ میں بچے ہے تو اس کی حقیقت ہو جائے لیکن عدت کے دوران خرچ شوہر کے ذمہ ہے، ظاہر ہے کہ شادی سے لے کر طلاق تک اتنے سارے خرچوں اور مالی بوجھ کے بعد مرد کے لئے طلاق دینے مشکل کی بات اور نقصان دہن جاتی ہے اس کے بر عکس عورت کے لئے نقصان کی بات نہیں دینا سخت مشکل کی بات اور نقصان دہن جاتی ہے اس کے بر عکس عورت کے لئے نقصان کی بات نہیں نہیں کیا تھا اسلام میں صحیح نہیں مانی جاتی، وہ شوہر کے میں اپنی جو چیزیں لے کر جاتی ہے اور جن جائیداد یا امتیاز کی مالک ہوتی ہے وہ شادی کے بعد بھی ان کی بدستور مالک رہتی ہے، شوہر کا اس کے مال و سامان پر کوئی اختیار نہیں ہوتا، اس کے بخلاف مرد پر ہی سب خرچ کی ذمہ داری ہوتی ہے، شوہر شادی کرنے کا نذر اذ بصورت مہر اتنی رقم کی صورت میں دینے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے، جو دونوں فرقوں میں طے ہو جائے، یہ طے کئے بغیر شادی اسلام میں صحیح نہیں مانی جاتی، بھر شادی کے بعد شوہر کے ذمہ بھی کو اسی میار سے رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جس میار سے وہ خود رہتا ہے اور جب اولاد ہو جائے تو اولاد کی دیکھ ریکھ کے اخراجات سب مرد کے ذمہ کے گئے ہیں، بیوی کے ذر هرف گھر کے اندھے کے انتظام کی ذمہ داری اپنے بچوں کی بچیوں کی فکر کرنے اور اپنے شوہر کے لئے ایک منس اور معافون کی حیثیت سے کام پہنچانے کی ہوئی ہے، اس سب کے اور گھر کے انتظام کے سدر میں تمام مصارف۔ شوہر کے ہی ذمہ ہوتے ہیں۔ مرد اگر کسی ناگزیر وجہ سے اپنی بیوی

جانے کا حق ملا۔ اس کے علاوہ، فرانس، جمنی اور
ترکی، سولٹری لینڈ بھی ای، آخریں روس
جانا ہوا اس کے علاوہ جہاں تک عربی اور سالی
مالک کا تعلق ہے وہاں صرف جانا ہی نہیں بلکہ رہنا
میتوں بھی جاگئی کیلئے پہنچنے پہنچنے اور وہاں کی نندی
کے سرچشمے میں اور ہر صفت اور ہر دُوق اور ہر فرن کے
لوگوں سے متناہی اور انہیں پڑھنے پڑھنے پڑھنے پڑھنے
تھے ادبی تھے، انشا، پیدا زیبی تھے، صحافی بھی تھے،
قالب بھی تھے، انشا، پیدا زیبی تھے، صحافی بھی تھے،
سے ملنا ہوا۔

خاص طور پر مصر میں جو کہ عالم عربی کے لئے وہ
دوجہ رکھتا ہے جو کبھی دلایت کا درجہ تھا نہ دستان
میں جب اسلامی حکومت تھی تو دلایت، افغانستان
اور ایران وغیرہ کو کہتے تھے اور شامی نہ دستان اور
اس کے بعد جب انگریز نہ دستان میں آگئے تو دلایت
الگستان کو کہتے تھے تو وہ مصر، بھی صرف عامہ عربی
کے لئے ایک رہنمایا جائیک ملک، میری، مفکر اور بک

نمونہ کی حیثیت رکھتا ہے وہاں مہنوں نہیں میتوں
رہنا ہوا۔ میں آپ کو تباہ ہوں کہ اس وقت عامہ عرب
کا سب سے اہم مسئلہ، سمجھے گا کہ مسئلہ، اسے
سے فکر اور آزمائش کا، مفکر و ترددا کا مسئلہ، اور
سب سے زیادہ قابلہ توجہ مسئلہ ہے کہ عالم اسلام
کو نکر کر، ملک، تصنیف، اخلاقی اور اخیر میں
سماجی تیاری اور اصلاحی طبقے کے باعث میں اس کے
کو جو اسلام کا تعلق ہے اور کوئی مسئلہ، اور اسلام

کے بارے میں وہ صرف اس کا تعلق ہے اور اس کے باعث
بتا شیخ بکر مابوی سمجھے اور اس کے باعث
یہ اسلامی تہذیب اور اس کے باعث اور
ایک تلخ اور کمی بار جانا ہوا۔ عرب مالک میں سے
کوئی اہم ملک جھوٹا نہیں، پھر اس کے بعد الگ عالمی
ہیں لیکن میں نے اس وقت وعدہ کریا تھا اور وضو نہ
کی ابھی ایسی تھی کہ اس بارے میں کچھ کہوں میں



ذیہ ۱۹۹۵ء حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے مدظلہ کوہہ فکر ایجنسی، بصیرۃ الفروز
چشم کا تقریر پڑھ کر کے کھا دھنے حاصل کر ہے یہ ۱۹۹۵ء مولانا مدد ظلانے ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء
دانہ حکوم یونیورسٹی شورٹ کے موقع پر علامہ مفتکر خراص اور دیگر بہترے جدید قلمی یا نہیں حضرت
کوہہ مودودی ہیچ طبادار الحکوم کو انجمنی میں طبلہ کی دعویٰ پر جالیں بالآخر یہ فرمائی
تھی۔ تقریر پڑھ جس کا احمد خلفہ کو طرف نشاندھ کی گئی ہے علامہ مفتکر خراص جدید قلمی
یا ذیہ حکوم کو غور و نکر کے ساتھ پڑھنے کے بارے میں ۱۹۹۵ء مولانا سید میلان ندوہ کوہہ کے نہاد
یہ اس حالتاً حکیم کوہہ جراحت کر لئے ہیچ کریم پڑھنے والوں کوہہ
دل دانا دل دینا دل شنوار دیدے ادارہ

بھی کے قارئین تعیرت

بھی کے قارئین تعیرت حضرت سے لذارث ہے
کہ تعریفیات کے سلسلہ میں رقمی معنے یا خریدار
بننے سے سلسلہ
میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں وہاں ان
کو قریب کرنے کی رسید مل جائے گی۔

ALAUDDIN TEA
Tea Merchants

TEI 3782220/3728708



اسپیشل چائے ۲۳ نمبر اور ۱۲ نمبر
حاصل کیجئے

44. Haji Building,
S.V. Patel Road, Nili Bazaar, Bombay 400 003.
Tele: Add CUPKETTE Tel: 862220/8728708



خط و کتابت نیز منی آزاد کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ

سکن ارش : دینا نہ بھولیں، خریداری نمبر یاد نہ ہونے کی صورت میں کم سے کم
اوہ تھکرات اور بعض ای کشکش کی چیزوں میں مبتلا
خاکر میں کے لئے مناسب تھا کہ مسخرت کر دیا کریں
کوئی اہم ملک جھوٹا نہیں، پھر اس کے بعد الگ عالمی
اپنا گھر کے کسی وقت بھی خطاب ہو سکتا ہے طبلہ کی سیلیں
ہیں لیکن میں نے اس وقت وعدہ کریا تھا اور وضو نہ
ادر پور پ کوہت قریبے دیکھنے کا اور وہاں باربار
رکھا، یہ لیکھ تھے کہ باعث ہے اور ایک حصہ قدر است

نیجر
- شکریہ -

کے بھت بیک میں کی جانے والی چوتھی حورتوں کو
بیس لا قوامی کاغذ نہیں میں دی جانے والی اویں دلیل ہے
بھبھاگ دلی دی کی ہے اور اسی کے نام پر فتن

و فوراً دلواہت کے جواز کا قانون بنانے پر زور
صاحب کے معاون خصوصی تھے مشترکہ امارت کے
دیا گیا ہے اور منصب اخلاق اور تسلیم شدہ انسان
قدروں کو نظر انداز کر دینے پر اصرار کیا گیا ہے
کاغذ نہیں اقسام متحده کی اجمن کی طرف سے کی گئی ہیں
کاغذ نہیں کا میاں میں کچھ کوشش کی گئی ہے، اس کا قبول
چوتھی کاغذ نہیں میں پھر یہ کوشش کی گئی ہے، اس کا قبول

کے پاس کردہ ضوابط کو حامم دنیا کے ملکوں پر حاصل کیا
جاتا ہے اور جو ملک عمل رکھے تو اس کی معاشرہ

ٹھیک ہے کیا اور مختلف طریقوں سے اس پر عمل
ہمداد بنز کر دیتے کی اور مختلف طریقوں سے اس پر عمل
کر سے پر جبور کرنے کی تدبیر سے کیا گئی ہیں۔ یہ
اور بکثرت افراد کی نندگیوں بر اثر طلاق کر دیکھ کر
کو ان ملکوں کی نمائندہ کی حیثیت سے جمع کر کے منتظر
بیراس کے کام پر کوئی خاص اثر نہیں ہے۔ اللہ

تعالیٰ کی رہ خاص رحمت دمدھے کہ مولانا اقام اسس
کے ہر طرح کی بے راہ نہیں اور قدروں اور نہب
کی اخلاقی ہدایات سے گھوڑا خاصی طلب کرنے کی بات
خوان عورتوں سے کہلوانی گئی ہے۔ یہ وہ بات ہے جس
خصوصیات اور صبح جذبہ کے ساتھ جاری و ساری
ہے، مولانا رحمة الرشیطہ کے بعد جماعت کی موجودہ
قیادت اگرچہ اصلًا نوجوان عنصر کے باقی میں آئی
ہے لیکن اخلاص عمل کے ساتھ اور جماعت کے
کیا گیا ہے اور یہ سب امریکی سرپرستی میں متحده اقسام
کی طرف سے کی جانے والی کوششیں ہیں جن کی کامیابی
کا مطلب ہے کہ انسان انسان نہر پر رذیل جانور
بن جائے۔ یہ درحقیقت ساری انسانیت کو بگاؤ کے
خاریں پہنچانے کا بھروسہ کا جزو ہے جس کو

گذشتہ حدی سے نافذ کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس
کو ناکام کرے۔ آمين۔

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی دینی
صلواتیں ایسا تھا اور جیسے سیلے شانے کیجاں ہیں ان کا
اعظم آپ پر نہیں ہے، لہذا جن مخفیت پر آیات درج
ہوں، انکو جو اسلامی طبقہ نے طبقہ پر مخفیت پر نہیں۔

لہاسیمبووچ اور خریکووچ کو مجھ پرے طور پر اسکو ملا
کھنگنچ کا اس سے نہیں کر اسچ دقت سچے
بڑا جواہر تدارک اسماخے ہے وہ یہ کہ عالم اسلام کے ترقی
یافتہ ملک بلکہ ابھے توڑھ یافتے سے غیر نزدیق یافتہ تکھے
یہ بارچے بچوں کو رکھے ہے اپنے مالک کھنگنچ قیاد سطح
طبیعے کے باختہ ہیچ ہے جو اسلام کو کھنگنچ قیادت کی صلاحیت
سے مایوس ہے اور اسلام کو اس زمانے کے مسائل
کا حل نہیں سمجھتا، اس زمانے کے تھاموں اور ضروریات کا
حل نہیں سمجھتا اور وہ اس پر یقین رکھتا ہے کہ جو قیادت
اسلام کی تعلیمات پر مبنی ہوگی اور جو فرائض پر پابندی
کرائے گی اور ایسا نیات پر اصرار کرے گی، اس پر ایمان
لانا ضروری ہے، وہ قیادت جل نہیں سکتی۔

پشت پناہ طاقت

اور اب آگے اضافہ یہ ہوا ہے کہ اس کو امریکہ اور اسرائیل جلنے بھی نہیں دیں گے، بلکہ صرف اتنا تھا کہ ان کے اندر احساس کرنے کی خود موجود تھا، اپنے اپنے ملکوں میں اور تحصیم یافتہ طبقوں میں۔ میکن اب اسے بہت بڑھ کے پشت پناہ طاقت مل گئی ہے بلکہ سرپرست طاقت مل گئی ہے وہی اسرائیل اور امریکہ، یہ بات بالکل کھل کر سامنے آگئی ہے اور ہم نے یہ بات عربوں کے اجتماع میں اور رابطہ عالم اسلامی کے مؤقت ترین جملے میں جس میں متاز ترین فضلہ موجود تھے، یہ بات کھل کر کہی کہ اس وقت کا بے بڑا مسلسل بے کار اسرائیل اور امریکہ دونوں مخدود ہو گئے ہیں جن کے اندر مذہبی طور پر سب سے بڑا تضاد ہے کہ ایک حضرت علیہ السلام کو ابن اللہ مانتا ہے اور ایک ان کے زب اور ان کی شرافت پر اذنام لگاتا ہے، ہمیں لگاتا ہے کہ اس کے دل میں بیٹھ جائے کہ اسلام اس وقت دنیا کی رہنمائی نہیں کر سکتا، کوئی حکومت اور کوئی سوسائٹی کوئی معاشرہ بھی بخشن اسلام کی تعلیمات پر فائز نہیں رہ سکتا۔

تو اس وقت کا بے بڑا مسلسل بے کار اسلامیہ ہے کہ وہ طبقہ جس کے باہم میں نہ صرف سیاسی قیادت ہے سیاسی قیادت اپنے اندر وہ نتائج اور مضرات رکھتی ہے وہ اخلاق رکھتی ہے، وہ دعت رکھتی ہے اور وہ عقی اور قبول کرنے کی کشش و صلاحیت رکھتی ہے جو کسی چیز میں نہیں ہے۔ اس لئے اس کو منداہ سمجھنے اسیت دی

یہ اس وقت کا بے پرواہ اسلامی (PROBLEM) ہے اور اس کے لئے خلافتِ اسلامی کا نظام بنایا گیا ہے اور اس کے لئے مسلمانوں کو دعوت دی گئی کروہ نسل کو تھیج لیتا ہے اور جس اسلام کو امر کیا اور یورپ میں بھی لوگ قبول کرتے ہیں اور قبول کر رہے ہیں ان سے اسلام کی برتری کو اور اسلام میں جو کوشش ہے اور اسلام کی جو روحانی طاقت ہے اور اسلام جو نسلی سادی کو ششیں جو کی جا رہی ہیں وہ وہ نتائج بیدار کر رہی ہیں، مجھے معاف کیا جائے میں ناقدری کی سرگرمی کرتا

شک کا شکار ہو جائے اور وہ ان کے بارے میں احساس کرنے کا شکار ہو کر ان لوگوں نے بہت ہی پہنچ دوڑیں پکھ کام یا تھا، کوشش کی بھی اور کوشش جاری ہے، اب ان کتابوں کی تصنیفات کی شکل میں۔

یکن وہ اس وقت دنیا کی رہبری نہیں کر سکتے اور لئے انہوں نے مستشرقین کا ایک طبقہ پیدا کیا ہے کم کو الٰہ کے کواس کا علم ہے۔ یہ عرض الافقی واقعہ نہیں تھا بلکہ ایک اسلام کے ماتحت ہوا، یہ ایک پلانگ تھیں نہیں کیا تھیں اور دانشور ان پلانگ تھیں ایک طرف تو ان کی فوجیں مشرقی ملکوں کی طرف بڑھ رہی تھیں اور ملک فتح کر دیں تھیں لیکن وہ جانتے تھے کہ ملک فتح ہونے کے ساتھ اگر دماغ فتح نہ ہو۔ اور اگر وہ انسان کے بیانوں کو تعمیر کرنے کی جو صلاحیت ہے کہ یہ اچھا ہے یہ برا ہے یہ ملبد ہے یہ پست ہے اور یہ قدریم ہے یہ جدید ہے اور یہ قابل ہے اور یہ ناقابل عمل ہے، جب تک اس میں اس کے بارے میں وہ ہنواز ہو جائے اس وقت تک کسی سایہ فتح پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے اور یہ ان کی ذمانت کی بات تھی کہ انہوں نے اسلام کو مشرق کی سیاسی فتح اور اس پر اقتدار قائم کرنے کے ساتھ ساتھ مستشرقی کے ذریعے، اور اپنے بہاں کے مصنفین کے ذریعے وہڑت پیدا کیا کہ جس کے پڑھنے سے اسلام کے بارے میں اس تعلیمات کے بارے میں، اسلامی ثقافت کے بارے میں آخری درجہ یہ ہے کہ فقرہ اور حدیث کے بارے میں قرآن مجید کے احجاز اور قرآن کے کلام اللہ اور حجۃ الہ ہونے کے بارے میں شکوس پیدا کر دے، اضطراب پر کردے اور کم از کم ایک ندامت کا جذبہ اور خجالت احساس پیدا کر دے، وہ فتح ناقابل اعتبار ہے جس کے ساتھ دماغی فتح نہ ہو اور جس کے ساتھ ذہنی تنفس ہو، یہ تھیں تیج کا لفظ خاص طور پر بوتا ہوا تھا، سارے عالم کا جو اصل مسئلہ ہے اور اس کے طرف بہت کم لوگوں کو توجہ ہے، یہ تھیں بہت مندرجہ تھے کہ ساتھ کتنا ہوا، ہمارے بڑے بڑے دعویٰ پر ادارہ

سائنس میکا لو جی اور پوٹنیکس اور مالک کے باہمی تعاقب اور پھر اس کے ساتھ ساتھ انسانی دماغ اور پھر آلات ان انسانوں کو نئے عقائد تک پہنچانے میں معاون ہیں خواہ سائنس کی کتنی شاخصیں ہوں سب اس میں شامل ہیں، یکیسری تک شامل ہے، میکنا لو جی شامل ہے سب کچھ شامل ہے، ان کی ترقی کے بعد اسلام کے لئے منصب قیادت پر فائز ہونے اور اس ترقی یا فائز نے کی رہنمائی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور یہ بہت ہی افسرودہ اور ایک تجھب کی بات ہے جو کہی جا رہی ہے۔ یہیں آپ کوہنا ہوں کوئی راز نہیں ہے یہ عالم آشکار حقیقت ہے کہ اس وقت سب سے پہلا مسئلہ ہے کہ پورے عالم اسلام کی فکری، اخلاقی اور آخوندی درجے میں سیاسی اور انتظامی قیادت بھی خود مسلمانوں کے اس طبقے کے ہاتھ میں آگئی ہے جو اسلام کے مستقبل سے مایوس ہے اور اسلام کو اس زمانے میں رہنمائی کے قابل نہیں کھجتا اور وہ یورپ کی ترقیات اور یورپ کے علوم و فنون اور یورپ میں مصنفین کی کتابوں سے اور ان کی تصنیفات اور تحقیقات سے اور ان کے ذرائع ابلاغ سے جن چیزوں کو نشر کرتے رہتے ہیں ان سے اتنا تاثر ہے کہ جیسے کوئی کسی چیز پر ایسا نہ لاتا ہے وہ اس پر ایک آپ کو بتاتا ہوں اور یہ اس وقت بہت بڑی چال کے حکمت، تھی، بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ جب یورپ نے مشرق میں اپنا اقتدار قائم کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور مالک فتح کرنا شروع کئے تو ان کے دانشوروں نے یہ ضروری سمجھا کہ ایک طبقہ بہاں ایسا ہونا چاہئے جو ہر اول دستے کا کام دے اور وہ جنہی ملکوں پر اپنا سیاسی اقتدار قائم کرنا چاہتے ہیں اس سلسلے کے ذہبی خلیفہ ۱۸۵۵ء میں جو اثر انداز ہوتا ہے اور مالک کو خود کشی کے ساتھ ہو جائے، اسی کو دفعہ کرنے والی حادثے سے جاہلیت کی رسم سے بچا یا، عورتوں کو کچھ حقوق دلاتے، کچھ مساوات کا سبقت پڑھایا اور کچھ اخلاقی کے تعلیم دیتے اور توحید کا ملک بخاتم دیا اور توحید کا قائل بنایا، اسلام نے اپنا کام ختم کر دیا تاریخ کے نظر میں اور حقیقت پسند دوڑ کے نظر میں قابو ہے تو بعیض بلاستھ خلکے بہاں تکھے تو وہ طبقہ مانتا ہے۔ لیکن اب اس ترقی یا فائز دور میں جب

حضرت مولانا سید ابو اسحاق علی ندوی

ایک اعلان و شہادت پاک

(بلکہ اس سے زیادہ) روحاںی تعلیمی و تربیتی نشوونا
اور سلسلہ طریقت، اخزانہ بزرگ ذہن و فکر
ساز ہوتا ہے،

اس سلسلہ میں پہلی تاریخی کڑی یہ ہے کہ مولانا
کے مادری جد احمد اور خاندان کا نسل کے موثر اسلامی
حضرت مولانا مفتی الہی بخش صاحب سماں نصوی
(۱۳۲۵ھ) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب

علیہ الرحمۃ کے متاز ترین تلامذہ میں تھے وہ شخص دوست
ہونے کے باوجود ۴۰ برس کی عمر میں اپنے شش

کی بھی اصلاح ہوئی، دین کی تسلیم اور دین میں
مزید ترقی کا جذبہ پہنچا۔ جلد اپنے قابل قدر
ازات و شاعر کا اعتراف کرتے ہوئے اس حققت
اس زمانہ کی ایک سرگرم، منور، اور عالیٰ تعلیم،
اوہ عالم، داعیِ دین جماعت ہے، جس کے ایک قوت

میں بھروسی طور پر ہزاروں افراد ایک لستی سے دکسری
بنتی، ایک شہر سے دوسرے شہر، ایک ملک سے
دوسرے ملک، اور ایک بڑا اعظم سے دوسرے بڑا اعظم
میں اجس میں کسی تسلیم میں بھی مسلمان یا بائی جاتی ہے،
اسٹرائزنا، ڈوب گئے اور خود اس کے دامی بن گئے،
تسلیم و دعویٰ نقش و حرکت اور تسلیمی سفروں اور

دوروں میں معروف اور سرگرم نظر آتے ہیں۔ یہ اپنے
دعویٰ اصولوں اور مقابلوں کے دامی سے میں رہ کر اجنبی
جماعت اور ایک اول حضرت مولانا مفتی الہی صاحب

کا نسل (۱۳۲۶ھ) نے توفیق الہی کی مردگانہ اور
لپتے علم و تحریر کی روشنی میں بنایا تھا، دین کے مباری

جہاں تک اس دعوت و جماعت کے بنیادی عقیدہ
حضرت مولانا مفتی شہید کے سلک بر تھے ارشاد

اور سلک کا تعلق ہے وہ توحید فالص، شرک بہت
جو توحید اور علیٰ شریعت اور اتباعِ سنت ہے

کتاب ہے، حامی و مؤید اور انہما میں مرح اور معترض
سے احراز کی تلقین کرتے ہیں اور یہ ایک حقیقت

ہے کہ اس نے سبیلِ انتقال و حرکت، عربانی و جفاشی
اور اخلاص و توکل کی برکت سے خود انہوں نے دینی ترقی

کی اور دین سے فروزی و افاقت پیدا کی، اور ان کی
دعوت و تسلیم اور عزیزیت و نقش حمرت سے ہزاروں

گی میں ایک دینی انقلاب ایگا، مسجد ایسا باد
ہوئی، تسلیم کے طبق قائم ہوئے اخلاق و معاشرو

(قیمت) اسلامی اور سیکی دنیا کا ر عمل

لبقیہ عام کاسب سے بڑا مسئلہ

میں اس کام کی ابتداء کی، اور ہندوستان اور
اس کو پورا کیا، اور اس پر مفید جواہری اور سلسلہ اور
بہنہ پاہیت اور علماء کے تائیدی میں اتوالی جاہشی
میں ذرفیکے، یہ کتاب جب طبع ہو گئی تو اس کا ایک سو
راقم نے جامساً سلامیہ مدینہ طیبیہ کے ایک سلسلہ عقیدوں
عرب فاضل اور استاد جامعہ کو پیش کیا۔ انھوں
نے پڑھنے کے بعد اپنے گھر سے تاثر کا افظاً رکھی،
اور فرمایا کہ "یہ تو توحید کا مجھنے (شین ان) چے"
کہ اسلام عورتوں کی دعویٰ حصہ نہ بدل کیا، اس کے
کہ اراضی دعوتوں کے ساتھ کوئی ایسی تفاصیل کو حجر
نہ پڑھ کر اور ان کا مقابلہ کر کر یہ تصریح کر دیجئے
جماعت کے ذمہ داروں، مولانا محمد ایسا صاحبؒ^ر اور
کے خاندان کے ارکان و افراد اور مکر زن نظام الدین میں
رہا اور یہ، ایک بڑا مولانا محمد ایسا صاحبؒ نے راقم
کو مغلوب کر کے فرمایا کہ مولوی ابوالحسن اہم لوگ
ابھی تک حضرت سید صاحب کی تجدید کے سارے
ملی یاں راقم کی کتاب سیرت سید احمد شہید پڑھ
کر فرمایا کہ میری معلومات میں اس سے کچھ اضافہ نہیں ہوا
ہم نے اپنی داد دلوں اور نانیوں سے یہ سب مبنی رکھا،
اس تاریخی پس منظر میں اور اس نسبی و انسانی
تو اثر اور تسلیل کے بیان کرنے کا مقصد ہے،
ہے کہ اس دعوت کے نکر و مزاوج اور اس دعوت کے
بانی اور ذمہ داروں کے عقیدہ و سلک میں تو غلط
چین کی اس کافر نسیم میں پوری دنیا سے بجا سے
ہزار سے زیادہ فخردار شرک ہوئے ہیں، جن میں خاتمینی کی
بریتی قداد شامل ہے۔

پندرہ روزہ تعمیر حیات
ایک تحریک ہے اس کی
تو سیع اشاعت میں حضرت میں

چیزیں سمجھنے کے صفحی العقیدہ اہل علم و دین کی
تفہیم مٹکوں کیا جاتے ہیں، خدا سے جو

عام الغیر والشہادۃ ہے ذرنا اور یوم الحساب
کا خیال رکھنا چاہیے،

وَمَلْكُ الدَّلَالَةِ،

عد تواریخ کیوں سے الحمد للہ تکریٰ تحقیق ہے اور جہاں
تحقیق بھی میں میں یہ بتا ہوں کہ بہت سے باؤں اس کے
کھنڈ میں اس سال ایسے صحن میں حمز و حمز ایسے
جگہ مالک یہ نکان کے ذمہ میں پوچھے مور پر نہیں آیا ہے،
ذمہ نے گرفت نہیں کی پے کردہ ساری تبلیغی اور عقیدی
ارض کو حمز و حمز ایسے صحن میں حمز و حمز ایسے
کوششیں وہ اشارات اور وہ نتائج کیا جائیں کہ مدرسی
ذمہ ایک جگہ میں کافر نسیم کی تھیں کو یاد دیا ہے
کہ اسلام عورتوں اولیٰ میں دعویٰ حصہ نہ بدل کیا، اس کے
پوچھا جائیں رکھتا ہے خاندان اور صحن میں اسلامی تعلیمات
کے مطابق عورت کا جو ملکہ اسی پر کردار دے اس سے
بہری واقعہ ہے۔ اس نے کافر نسیم میں نیچلے پہنچے
کے خاندان کے ارکان و افراد اور مکر زن نظام الدین میں
چاہیں جس میں خاندانی نظام کا پوچھنا ایسا لٹھا
اور اس کو مضبوط پہلیا جائے ساتھ ہی ساقی و حنی
روحاںی اقدار کے خلاف ایسا کوئی بھی نیچلہ دیکھا جائے
ہمچنانچہ نہیں بچھ پوچھ بلکہ دلکھ کھنگر افغان میں
جوانی زندگی میں پاکستانی اور احیاء کے خلاف ہو
ذمہ احمد محمد علی نے اپنے خط میں مزید کھاہے
کہ اس کافر نسیم کے بعض دعوات پر اگر عمل کیا جائے
کہ اس کافر نسیم کے بعض دعوات پر جو کوئی تکالیح کا
کافر نسیم کے قیادتی بھی کر دے اس نسبی و انسانی
رشتبے میں ہے اور اس کی طرف کا داد
جنہیں اعتماد کے گراہ ہمچنانی گے اسخاطِ حمل کو فروغ
خالص اور مذاخ بھجھے اور اسی میں سبھی دلخواہ
اپنے کے مطلع کو ہے۔ وہ مطالعوں کے بارے میں
یہی اپنے سے کچھ دینا ہوں ایک فتحی کام کرنے والے
یا انی اور ذمہ داروں کے عقیدہ و سلک میں تو غلط
چین کی اس کافر نسیم میں پوری دنیا سے بجا سے
ایک مدرس کی جیشیت سے بھی کہتا ہوں، مجرم کا رادی
کی طرف پھیر و تحریم شامل ہے اور اس کی طرف کی ایسے
عقیدہ و سلک اور کسی ایسے قول و عمل کی نسبت
نہیں کی جاسکتی جو اس کے متنافی اور اس کے متعارض
ہو کا اور ذمہ داروں کے عقیدہ و سلک میں اسی کام کرنے والے
ایک مدرس کی جیشیت سے بھی کہتا ہوں، مجرم کا رادی
کی طرف پھیر و تحریم کے صفحی العقیدہ اہل علم و دین کی
تفہیم مٹکوں کیا جاتے ہیں، خدا سے جو

کھنڈ اور رکھنا چاہیے، اس کافر نسیم کی اور اس
کی کافر نسیم کی طرف کے ماحصل سے (احوالی ہیں) واقعیت
کی ضرورت ہے کہ جس طرح ایک نسبی اور سلسلی تعلق اور
راقم کو اس کو برپی میں منتقل کرنے کی دعوت دی اور ایسا
فرازیا، اور ان کی طرف سے اس کے یہ بار بار دیہانی
ادھار اور ہوا اس عاجز نہیں طبیب (علیٰ صلیحہ الصلاۃ علیہ)
ان کا سارہ شہزادی جاسکتی ہے اسی طرح

* ۲۵ نومبر ۱۹۹۵ء *

امیر جماعت تبلیغ

مولانا اقبال حسن مصطفیٰ صلحاء حسن مصطفیٰ

مولانا محمد رابع حسینی ندوی

سنت کی ہو جاتی ہے وہ کشف لمحے ہیں کر جو کچھ
ہوتا ہے اللہ کے کرنے سے ہوتا ہے اور ہر کام
میں صرف اللہ ای بذریعہ و سرہ کرنا چاہئے، صرف
اسکے بوکھارا چاہئے۔ اس تحریک دعوت کے
بانی مولانا محمد الحسن صاحب تبلیغ شروع سے ہی
ایمان بڑھانے اور اپنی اور دوسروں کا اصلاح
کرنے کے کام پر زور دیا، انھوں نے اس کے
لئے اپنی دعوت کے یاصول مقرر کئے جن میں
خاص طور پر کلمہ، نماز، علم، ذکر، اکرام مسلم عزیز
حضرت مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے لئے جو بھی کام کے جسکرہ تھا
جو بیان دعوت کے عالمگیر کام کے جسکرہ تھا
و دعوت کا کام جو نظام الدین دہلی کے تبلیغی
مرکز کے زیر سرکردگی کیا جا رہا ہے، نہ صرف یہ
تھا، ایک بڑی اور غیر معمول شخصیت کے مالک
کہ بہت نمایاں اور ممتاز ہے بلکہ اس کے اثرات
کا باہر افقام رکھتے تھے جس کی وجہ سے ان کی دفات
یہیں، ہزاروں کی زندگیوں میں غیر معمول تبدیلیاں
آئی ہیں اور برابر آرہی ہیں ان میں سے بہت
طرف دہ تبلیغی جماعت کی خصوصیات اور اس
کے کام کے جذب و نظریہ کے طریقے تھے جس کی وجہ سے
کام کے درجہ رواں تھے، جس کی وجہ سے اس کام
کے آپ کی دفات ایک بلا ضارہ بنی تیری
طرف دہ جماعت کے امیر اور اس کے اعلیٰ منتظم تھے
اس کی بنا پر آپ کی دفات جماعت کی قیادت
کے لئے بڑا سائز ہوئی، لیکن ان کی دفات کے بعد
ان کی جگہ پر کرنے کے لئے جماعت کی امارت کا جو نظم
بھجن و خوبی کیا گیا ہے۔ اس سے جماعت کو منی
روح اور نیاجذبہ حاصل ہوا۔ جو جماعت کے لئے
نال نیک ہے، اس بناء پر اس بات کے پورے
پورے آثار ہیں کہ عظیم کام اپنے معیار کے
طیار جاری رہے گا اور ترقی کرتا رہے گا یہ
کام ایک بڑا مظہر دعویٰ کام ہے۔ اور یاپنی اللہ
خصومت رکھتا ہے۔

اس وقت دنیا میں اسلامی زندگی کو استوار
میں اصل ہمیت اللہ کی رضا اور اس کے رسول کی
کرنے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے اعمال اختیار

لے کر بیویات سے باہر نکلے، وہ سرے ملاؤں میں کام
مکمل نظام الدین میں تھا جو دشمنوں کے مقابلے
اس کام کے بانیوں نے اس کام کا مراجع ایسا
استاذ و مدرس تھے، وہ اپنے علم میں بہترین
رکھا کر وہ اہل حکومت و سیاست کی نظر میں بہتر
انداز کے تھے، تھی طبع ہونے والی کتابوں
اور مولانا حسن اللہ علیہ سے دعوت کے صرف ثابت اور
تمیر یہ ملکوں کا اغتوں کی دعوت تھی اور کام کا اشتغال تھے
دعاۓ اسلامیت تیار ہو گئی جس میں میر فہرست ان کے
صاحبزادے اور متعدد وزیرزادہ اور برادرین تھے۔
اوران کو اسلام کی اور ایمان دل صاف کی تدبیث
تو ہر تر پہنچتے تھے اور ان کا طلبی پائی بھی بلند ہوتا ہی
سے والبست کرنے کا کام، اس طرح اس جماعت کا کسی
تحمیل جماعت کے کام سے انہی تھی تربیت، بانی جماعت
کی تربیت اور ایمانی سیاست سے کوئی تعلق یا تکرار
نہیں ہوا۔ اسی طرح اس سے جو پیش یافتے دلائل
وجہ سے کام کے نسبت دنیا سے بھرپور واقعیت
حاصل ہوئی تھی۔ اور تو خصوصیات ان کے امیر
نتیجہ ہونے کے بعد ان کی شخصیت کی دعوت
اور صلاحیت عمل کی اہم بیانیں، اور ان کے
و منعوت پیشہ حضرات، دو تحدید اور غرض پر خلدار دین
اور کم پڑھے لوگ اصحاب بھی اپنے والد صاحب
کی طرح کام میں بالکل مستغرق اور بحمد و قوت اس
میں مشغول تھے۔ ان کی تقدیر بولیں میں بڑے ایسا نیک
شخصیت کے نہ رہنے کی وجہ سے یہ شدید بے کے
ذمہ کے ساتھ اصرہ کر آگاہ کی جائشیں کس کے
عذت، ساری تقدیرت، ساری اختیار خدا کے واحد
کا ہے اور تھہا وہی لاائق عبادت ہے اور اس کی
عبادت کے سبے بنیادی رکن تھا زبردستی
وہ لوگ جو پہلے دن اور ایمان و عبادت سے
کوئی واسطہ نہیں رکھتے تھے، وہ حب اس
کے درجہ رواں تھے، جس کی وجہ سے اس کام
کے آپ کی دفات ایک بلا ضارہ بنی تیری
طرف دہ جماعت کے امیر اور اس کے اعلیٰ منتظم تھے
اس کی بنا پر آپ کی دفات جماعت کی قیادت
کے لئے بڑا سائز ہوئی، لیکن ان کی دفات کے بعد
ان کی جگہ پر کرنے کے لئے جماعت کی امارت کا جو نظم
بھجن و خوبی کیا گیا ہے۔ اس سے جماعت کو منی
روح اور نیاجذبہ حاصل ہوا۔ جو جماعت کے لئے
نال نیک ہے، اس بناء پر اس بات کے پورے
پورے آثار ہیں کہ عظیم کام اپنے معیار کے
طیار جاری رہے گا اور ترقی کرتا رہے گا یہ
کام ایک بڑا مظہر دعویٰ کام ہے۔ اور یاپنی اللہ
خصومت رکھتا ہے۔

مولانا حسن مصطفیٰ اس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی تربیت
کے نتیجے میں کیا کام عطا کیا ہے؟ اور اس میں
نظری سے زیادہ عملی کی ضرورت ہے اور کسی فحوس
شخصیت سے بے نیاز تھی، وہ حضرت مولانا محمد الحسن صاحب
کے ساتھ جاتی تھا اور اس کام کو خود کسی جماعت یا نظر
رحمۃ اللہ علیہ کے عنینہ قریب اور ہم وطن بھی تھے اور
انھوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ مولانا محمد الحسن صاحب
تریت میں گذرا تھا، چنانچہ مولانا محمد الحسن صاحب
کی وفات پر جوان کی شبستان عمری میں ۱۹۲۵ء میں
بیش آئی، ان کا انتخاب امیر کی جیت ہے جو اس
مولانا حسن صاحب جو خاص ان کے تربیت پر
بھیت و محفل، انہماک اور صنیلوں کی یا بندی پھر
مولانا حسن صاحب اور دین مقام اور زمان کے
وقت سے ۱۹۹۹ء تک انھوں نے تیس سال جات
بے چین ہوئے اور انھوں نے والہا نہ جذب سے ان میں
کام شروع کیا اور ایسے افلام و بے نفس کے ساتھ
دنیا کے بیشتر ملکوں میں پھیل گیا اور ہر چند سے دفعہ
آنے لگے، اور نظام الدین کے مرکز میں رہ کر کام کا طبقہ
یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور پروردادے بعض مقام
درستہ میں یا اپنی اور دنوں تو جلوسوں کے خانے اور
بزرگ دبڑے مولانا محمد الحسن صاحب کا نعلیٰ
لاکھوں افراد جو دنیا کے ہر گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں
(باقی صفحہ)

نظام الدین پھونجی زندگی کے وہ دن یاد کر دن تھے
نظام الدین کا دعویٰ ماحمول رمضان المبارک کی روح
پھر ورنچا اور نظام الدین کے دوسرا نام معمولات
کے ساتھ تراویح کے بعد حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب
کا حیاتِ اصیل بکار درس جو اس وقت زیر تائید تھی کہ
عجب کیف ہوتا تھا، طلبہ پر حضرت جی کی شفقت کا یہ عالم
کہ محرومی کے وقت کو فی خاص چیز اکثر بھیجا کرتے تھے۔
میں بھی کبھی حضرت جی کا بدن دبانے کا موقع بھی
مل جاتا ایک دن میں بدن دبار پاتھا اور حضرت
دھوٹ کی باتیں کرتے جلتے تھے جو ان کا حال بن چکا
تھا بانوں کے دوسرا انیٰ کتاب "امانی الا جار شرح معانی
الآثار" دیا کر تمدنوںی طالب علم ہوتا ہو گوں کی عربی
تو اچھی ہوتی ہے، دیکھو ہم نے اس کتاب کے مقدمہ میں
بھی وہی لکھا ہے جو دعوت میں لکھتے ہیں۔

ہم چالیس طلبہ کی جماعت دو حصوں میں تقسیم
ہو کر ایک تو میوں کے لئے روانہ ہو گئی جس میں راشم طیب
بھی شامل تھا اور سپتی مولانا وجہبہ الدین صاحب تھی، دوسرا جماعت مولانا فاری رشید الحسن صاحب
کی سرپرستی میں سہارنپور کے اطراف کے لئے روانہ ہو گئی
تھی، ہمارے رہبر و امیر پڑھے حضرت جی حضرت مولانا
محمد ایساں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے کام میں
لگے ہوئے ایک بے پڑھنے لکھنے عورسیدہ سیداتی تھے اغتر
سائج کے قریب رہی ہو گئی اب تھے تن موند تھے، نام یاد نہ
رہا، خدا معلوم ہیں یا اللہ کو پیارے ہو گئے، میوں
کے وہ دن بھی یاد کر دن تھے، وہاں کے تکشیفات اور
حوثِ قصوں کا سنانا باعث ہوا تھا ہو گا۔ ہمارے سوچانی
امیر جو نکل شروع سے کام میں لگے ہوئے تھے بہت عجیب
عجیب قصے جماعت کے بارے میں سنایا کرتے تھے اخیں
قصوں میں تھا نہ صحون اور حضرت تھا تو یہ کہ جماعت کے
ساتھ برداشت کا ده نصر بھی تھا جو چند ماہ قبل حضرت مولانا
عبد الحليم صاحب دامت برکاتہم کے مدرسہ گرنی جوپور
کے نکلنے والے سارے "ریاضن الحنفی" میں شائع ہوا تھا۔

جمرات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ملے سے
کام میں اور ترقی ہو، بڑھے اور بڑھتا ہی جائے جیسا کہ
مولانا یوسف صاحب تھے کی وفات کے بعد حضرت جی مولانا
النعمان الحسن صاحب کے دوران میں ہوا اور اس کا خسار
کام میں لگے ہوئے لوگوں کو حضرت خالد بن ولید کا س
جلد کو اس وہ بنانے پڑے کہ عین میدان کا زیارت میں تب
ان کو شکرِ اسلام کی کمانڈری و امارت سے معزول کر دیا
گیا تب بھی وہ اسی جوش و ولور کے ساتھ رکتے رہے
جس طرح پہلے رکارہے تھے کسی نے جب کہا کہ آپ کو تو
معزول کر دیا گیا پھر بھی اسی جوش و خروش کے ساتھ
رکرہے ہیں تو حضرت خالد نے جو جواب دیا وہ آپ زر
سے بخت کے قابل ہے فرمایا "میں عمر کے لئے نہیں رکرہا تھا
میں تو اللہ کے لئے رکرہا تھا لہذا اب تھی اسی طرح رکارہا
ہوں، معزولی و امارت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

جب تک جماعت کے کارکنوں میں یہ بات باتی رہے
گی، کام بڑھتا ہے گا اور جس دن طلبِ جاہ و امارت کے
شوک میں کام کرنے کے جذبات پیدا ہوں گے وہی وہ
منحوس دن ہو گا جس دن سے زوال شروع ہو جائے گا
جو تحریکوں، جماعتوں اور اداروں کی تاریخ میں برابر ہوتا
آیا ہے کہ جب کسی جماعت دتحریک میں اخلاص و تکریت
کے ساتھ کام کرنے کی جگہ طلبِ جاہ و امارت کے جذبات
نے لی ہے تو جماعت پر زوال آگیا ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں
قیمت اخلاص کی ہے ہوا وہس کی نہیں۔ بقول یہاں
کہ اخلاص کا سفینہ ڈوب ڈوب کر ابحرا تاہے اور
طلبِ جاہ و منصب کا سفینہ ساحل سے ہمکنار ہو کر ڈوب
جاتا ہے۔ **نظام الدین کی سیلی حاضری**
غالباً فروری ۱۹۴۷ء میں اپنے البارک کی چھبوٹوں میں
حس دار العلوم ندوۃ العلماء سے چالیس سے نائل طلبہ پر
شفق ایک جماعت دو استاذوں کی نگرانی و جس میں
ایک موجودہ امام جامع مسجد نیو ٹاؤن کراچی۔۔۔۔۔
جانبِ فاری رشید الحسن صاحب زید مجید اور دوسرے
استاذ مولانا وجہبہ الدین صاحب مرحوم تھے، میں
لکھ آئی جس کا ذکر اور تعریف طکّاں کی تحریکے کر ان

حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

This horizontal strip from a medieval manuscript depicts a stylized landscape. The background consists of light-colored, wavy bands representing water or ground. In the center-left, there is a small, dark, rounded boat with two figures visible inside. To the right of the boat, several stylized trees with dark, rounded crowns are scattered across the scene. The overall style is characteristic of early printed book illustrations.

شمس الحق ندوی

حضرت مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کا حادثہ دفات یقیناً ایک جانکاہ حادثہ ہے حادثہ
ہی نہیں بلکہ ان کے انتقال سے ایک بہت بڑا خلا بیداری
ہو گیا ہے جس کا کوئی بدل نظر نہیں آتا ہے، میکن اللہ
رب الحضرت کی ذات بہت غنی اور بڑی بے نیاز ہے
وہ بے سان و گمان اسباب و وسائل پر جدا فرماتا رہا
ہے۔ حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کا بہت کم عمری اور صین تحریک کے شباب اور ان
کی ایمان افرزادر اجتماعات کے اختتام پر آنکھوں سے
آنسوں کی تحریری لگادینے والی گھنڈا مجراس انداز کی
دعا، کہ معلوم ہوتا تھا جیسے "واحد بد ربا کا ناٹ
ترانک" کے استحضار نے ذات باری کو محیم کر کے
سامنے کر دیا ہے اور مولانا اپنے پت کر محل مچل کر مانگ
رہے ہیں اور مجھ کی آہ و بکا کو اس کا لطف و عنایت
سمجو کر کرہ رہے ہیں۔

حضرت مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حادثہ اوفات یقیناً ایک جان کا ہادثہ ہے جو ایک بہت بڑا خلاہ بیدا ہی نہیں بلکہ ان کے انتقال سے ایک بہت بڑا خلاہ بیدا ہو گیا ہے جس کا کوئی بدل نظر نہیں آتا ہے، سیکن الدین رب العزت کی ذات بہت غنی اور بڑی بے نیاز ہے دہبے سان و ٹگان اسباب و وسائل پیدا فرماتا رہا ہے۔ حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ اتنے کم عمری اور ہمیں تحریک کے شباب اور ان کا بہت کم ایمان افراد اجتماعات کے اختتام پر آنکھوں سے آنسوؤں کی تحریر ہوئیں اور اتنے دلوں اور دماغوں کو مسحیت اور ان کی انقلاب انگریز تقریروں نے اتنی زندگی میں تبدیلیاں پیدا کیں اور اتنے دلوں اور دماغوں کو متأثر کیا کہ جن کا خمار کرنا ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کی تقریروں میں جادو کا اثر بھر دیا تھا۔ بعض وقت تو ایسا حسوس ہوتا تھا کہ سامعین زہد و عبادت اتر کر دیتا کے خبر دھال میں کہیں رہتا ہے کہ رخ پر زجل پڑیں جیسا کہ کبھی کبھی شدتِ تاثیر میں صحابہ کرام کو یہ باتیں میش آتی تھی اور اللہ تعالیٰ کے رسول اصلاح و تقویم فرماتے تھے۔

محاشرہ میں اس وقت جتنا فاد اور خدا کے عکسے دوری پیدا ہو گئی ہے اور آخرت کا تصور جتنا بھلا دیا گیا ہے بغیر اتنے سخت اور تیز اسلوب کے اثر پڑنا مشکل ہوتا ہے، تمدن کے خبر کے ہر دوسری علاوہ امت کے متعدد افراد نے اس طرح کا اسلوب اختیار کیا ہے جس کی مثالیں تاریخ میں ملتی ہیں۔ حضرت مولانا انعام اور مولانا یوسف اور حضرت مولانا انعام الحسن نے اسی طبقے میں اس طرح چھپنے ہیں: مولانا کی دعا کی کیفیت اس کے مختصات میں اس کی آمد اور جوش و خروش، اس کی رقت انگریزی اور اس کی تاثیر، مولانا کے ان خصائص میں سے ہے جن کی مثال دوڑ دوڑ کھینچنے میں نہیں آتی۔

جس دعا کرتے حاضرین کا عجیب حال ہوتا ہے اسے بچنے اور خدا نخواستہ طلب امارات کے شوق میں کیا ناخوشگوار صورت حال پیش آجائے گی جس کو تلاش میں شکرا بیس سہرہ وقت مستعد رہتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا اللہ کی ذات بے سیغتی اپنے دن کا کام جیلانے میں افراد و اشخاص میں سے بچنے سطور بالا کا مقصد یہ تھا کہ اپسے وقت میں اس سلطنت صاحب کے بیانی اسفار کثرت سے جاری تھا مولانا یوسف صاحب کے بیانی اسفار کثرت سے جاری تھا اور اجتماعات میں لوگوں کا والہانہ اور عاشقانہ انداز میں شرکت کا عین شباب تھا۔ اور دعوت کا کام بیکے دالی مسجد، میوں، اور ہندوستان کے طول و عرض سے نکل کر پیرون ہند مالک میں۔ بیانی جماعت کا خلخلہ تھا۔ اور مولانا یوسف صاحب کی جادو بیانی سے لوگ مسحور ہوتے تھے، اور وہ اپنی روحانی ترقی اور دعوت کی تربیت و فربے کلی کے اس معالم پر بیرونی چکے تھے۔ کر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ جی سے شیخ وقت نے فرمایا: "کان محلوکی فاضحی مالکؒ وہ تو میرا افلام تھا۔ لیکن ترقی کر کے میرا آقا بن گیا۔"

عین اس حال میں جب حضرت مولانا محمد یوسف کا اچانک حادثہ اوفات بیش آیا ہے تو پورے ہالم کے مسلمانوں پر کیا گذری ہے، اور دعوت کے کام کے سلسلے سے کتنا نازک اوسا ہم موڑ آگیا تھا کہ بیان سے باہر ہے کچھ نہیں سمجھ میں آ کر ہاتھا کہ اب مولانا کی جگہ کون لے گا اور کام کیسے چلے گا، کارکنوں میں انتشار و اختلاف سے بچنے اور خدا نخواستہ طلب امارات کے شوق میں کیا ناخوشگوار صورت حال پیش آجائے گی جس کو تلاش میں شکرا بیس سہرہ وقت مستعد رہتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا اللہ کی ذات بے سیغتی اپنے دن کا کام جیلانے میں افراد و اشخاص میں سے بچنے طور سے جب اردو میں دعا کے الفاظ فرماتے تو آنسوؤں کا سیلاب اندھا آتا۔ دور دور سے روئے والوں کی بچکیاں سننے میں آتیں۔" مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کیجا اثر صحبت اور ان کی انقلاب انگریز تقریروں نے اتنی زندگی میں تبدیلیاں پیدا کیں اور اتنے دلوں اور دماغوں کو متأثر کیا کہ جن کا خمار کرنا ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کی تقریروں میں جادو کا اثر بھر دیا تھا۔ بعض وقت تو ایسا حسوس ہوتا تھا کہ سامعین زہد و عبادت اتر کر دیتا کے خبر دھال میں کہیں رہتا ہے کہ رخ پر زجل پڑیں جیسا کہ کبھی کبھی شدتِ تاثیر میں صحابہ کرام کو یہ باتیں میش آتی تھی اور اللہ تعالیٰ کے رسول اصلاح و تقویم فرماتے تھے۔

زور خطاب دکھانے کے لئے کوں وقت خلائق کی جائے
میوات سے دایکی کے بعد کچھ دنوں نظام الدین کی اخیں
بہاریں کے ساتھ قیام رہا جن کا اپرڈ کرہوا۔ میوات
بیہولی کی طرف متوجہ فرمایا کہ اس دعوت تبلیغ کا اصل
و غسل تقریر فرمائے تھے۔ حضرت مولانا مسیدہ ابواس
مقصد شریعت کے ساتھ میں دھل جانلے ہے۔ لہذا افلاق
علی ندوی مظلوم ان کے علم و مطالعہ پر اس طرح
و معاملات کا راوی بار افادا دیکی فرض ہر چیز میں اس
روشنی والی ہے۔

مولانا انعام الحسن صاحب مرحوم کی اجھی علمی نظر
حضرت جی کے اسی اخلاص کا نتیجہ تھا کہ ان کے

اور فون و دریافت میں ان کو ملکہ رائے حاصل
زماد امارت میں کام بہت بڑھا اور ان کا اس اخلاص
بے بعض حرمت ان سے بعض علمی ماہف و شروح
اور تجویز و محبوبت کا نہادہ ان کے جنازہ کے يوم
سے ہوا کہ دور دور ملکوں سے چار ٹریپین کے ذریعہ
جنازہ میں شرکت کے لئے آئے اور ہمارے ٹک کے
سفرات خانوں نے بھی فری طور پر ویزے دیدے
حضرت مولانا کا یہ مضمون ۲۵ رب جولائی ۱۹۹۵ء کے تقریب
یہی ہوئی جن سے فائدہ اٹھایا گیا۔

حضرت مولانا انعام الحسن صاحب مرحوم کی اسی مضمون
میں بڑھا جاستے۔

مولانا مرحوم کی اس مقابلہ و دل تقریر کا بہت
بخار اس وقت زبان پر سی ڈسک جاری تھا اور وہ بہلا

تاثر تھا جو حضرت جی مولانا انعام الحسن کا دل پر نقش
ہوا۔ اس کے بعد مختلف بڑے اجتماعات میں مولانا نے
ملات کا شرف حاصل ہوا۔ تندہ العلاموں میں بار بار

کی سعادت حاصل ہوئی تھی، حضرت مولانا محمد یوسف
تقریر ہوئی۔ حضرت جی نے اپنی تقریر کیتی "والذین

صاحب کے زمان میں مولانا مرحوم کوہمے کبھی تقریر کرتے
ہوئے نہیں دیکھا، بلکہ یہ دیکھتا کہ جب مولانا محمد یوسف

تقریر شروع فرمانتے تو مولانا انعام الحسن صاحب اجنب
پر مولانا محمد یوسف صاحب کے بھی بھی ملٹے سمجھا گئے ہے

تو جباری اللہ ہوتے۔

بھر جب مولانا خود اپنے نگے تو تقریر فرمائے
گے، مگر جام و غیرہ تو تقریر کوں کا لب باب ہوتی۔

بڑے اجتماعات میں تقریر میں حضرت مولانا محمد عاصی
پالن پوری دامت برکات حمیر اور مولانا احمد لارڈ صاحب

و غیرہم کی ہوتی۔ بھر اخیر میں حضرت جی مولانا انعام الحسن
کرتے اور جس کا وعدہ نہیں اس کی کوشش کرتے ہیں۔

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ہمارا

رضائی خاطر جو لوگ کوشش کریں گے یہی ان کو اپنے راستے
کی ہدایت دیں گے۔ اس کا وعدہ نہیں فرمایا کہ جن پر

کوشش کریں گے ان کو ہدایت دیں گے لہذا کام میں
انی وسیع اور حالمیک جماعت کے امیر کا اس طرح منفر

مقدم رکھنی چاہئے کہ ملکوں سے نکلنے اور نکلنے کا
تقریر کرنا دیں ذرا بھی دسوے زدن اکروں کیا ہیں

مقصود ہے اسے تقریر سے کچھ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ
جسے حضرت جی کا بعض کارکنوں کے خود بے اعتدالی

اخلاص کی دلیل بھی کر جب بات پوری ہو گئی تو محض

غیر ہو دیکھ معاشرہ کو بد افلات میں بنتا کر
دیتے گے۔ اس کتاب کے دسویں دستاویز میں بنتا کر
مراحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ "غیر ہو دیکھ
تو ووٹ کے خاذنخا شیرا نہ کوہم بکھیر کر کو
دیتے گے اور ان کے ترتیب کے نظام کو بر باد
کر دیتے گے۔

قرآن مجید نے ہو دیوں کو ان کی بکرداری
کی وجہ سے مغضوب ہیں تھے تبیر کر کیا اللہ تعالیٰ کی
اس سخت اور غصب نے بودی قوم کو روشن اسی
بنادیا ہے۔ ان کی اس سخت نظرت اور انسانیت دشمنی
کا انہصار تاریخ کے ہر دور میں ہوتا رہا۔ لیکن اس
دستاویز کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک
صد لاکھ نامہ سے بد کاری و اغلقی اخلاق، سیاسی
اتصالی انشا اور سماجی اضطراب و فکری پر چینی

گذشتہ سال تا ہرہ میں اقوام متحده کے
زیر احتمام آبادی سے متعلق جو بنام زمانہ کافرنی ہوئی
مورت میں بزرگ و زر تھام دنیا پر کوئی سلطانی جا بائی
اس کی ناکامی کے بعد ہبھگ میں اس تو تھے کہ
خواتین کا فرنس منفرد کی گئی کہ یہاں تو خود رہی کامیاب
ان سو لوں کا پہلو جواب تو یہ ہے کہ ایک بڑی بی
بیماری کی وجہ سے کبھی ہی ہو گئی تھیں ان کے بھوں نے
ان کے قدم چوپے گی تین غیر موقع طور پر کھیانی بی کو
سوال کیا کہ اس کا علاج کیا جائے یا اپ کسی
نفعنے کے لیے کھباٹک ہیں ملا۔ اس کی ایک بینادی
وجہ تو یہ تھی کہ جو شراب تا ہر میں بیش کی گئی تھی دی
رہنا پسند کریں گے ان بڑی بی نے جواب دیا کہ
یہاں بھی نبی بوتل میں بیش کرنے کی کوشش کی گئی دوسری
جگنوں کو بھڑکانے والے ہیں ہو دی تھے، ان جگنوں
سے سب سے نیادہ فائدہ اسکی فروخت سے
حاصل ہوا اور ان کا لیک قطہ خون تک نہیں بہا
اسی کے ساتھ میڈیا کے تھام زمانہ پر بیرونی
دی جیائی کو یوں معنی معاشرہ میں اس طرح پھیل
دیا کہ تاریخ میں جنی انارکی دی رہا روی اور شد
کی ایسی نتیجہ نہیں ملتی۔

یہودیوں نے میڈیا کے علاوہ اقوام متحده کا تخت
پیش کیا تاکہ اس کے ذریعہ غیر ہو دیوں کو ملکوں پر ہر طریقہ
کا قسط اور بقدر حاصل کیا جائے اس وقت اقوام متحده
کے تمام مرکزی شعبوں اور زمیں اداروں پر ہو دیوں
کی اجازہ داری ہے۔

فاؤنڈ ٹری فرنگ کی تحریف

نذر الحفظ ندوی از صحری

- بینگ دستاویز - نیا جال لائے بہارے شکاری
- اقوام متحده یا ہو دیوں کا اٹھ؟
- مفری سوسائٹی کی اجتماعی خود کشی (اعداد و شمار کی روشنی میں)

ذریعہ بن کر جسی اباحت اور بداخلی کو تابونی
زیر احتمام آبادی سے متعلق جو بنام زمانہ کافرنی ہوئی
خیالات کی تایید میں حضرت مولانا یوسف صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کا ایک اقتباس سوانح یوسف
سے پیش کر کے بات ختم کرتا ہوں جو دعوت کے
کام میں لگئے ہوئے بھائیوں کے لئے بڑی اہمیت رکھتا
ہے، مولانا فرماتے ہیں:

"دیکھنے اخوب سمجھ لجھے ہم اکابر حملہ کے ہر وقت
معتاج ہیں، ان کے بغیر حملہ کار نہیں، ان کے
نستے دکھادیں گے۔ پڑھ کر چند منٹ میں وہ سمجھے
غماد یا جو پرانے کارکنوں کے لئے ضروری تھا جو حضرت
جی نے فرمایا! جس کا وعدہ ہے اس کی کوشش نہیں
کرتے اور جس کا وعدہ نہیں اس کی کوشش کرتے ہیں۔
آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ہمارا

رضائی خاطر جو لوگ کوشش کریں گے یہی ان کو اپنے راستے
کی ہدایت دیں گے۔ اس کا وعدہ نہیں فرمایا کہ جن پر
کوشش کریں گے ان کو ہدایت دیں گے لہذا کام میں
انی وسیع اور حالمیک جماعت کے امیر کا اس طرح منفر
رہیں گے۔

میرے دوست اخالی نقل و حركت اور
لوگوں کے اٹھنے اور ملکوں میں نکل جانے کا نام
باقی میں ۲۳۴

اور سماج کی نگاہ میں ان کو تمام حقوق دیتے جائیں اور رمحیون و عاموں رہے، لیکن دامن ترکمن بخشیا شدہ ان کا دیساہی احترام کیا جائے جیسے ایک شادی شدہ عورت عالمی ادارہ صحت کے اعداد و مشاکی کے مطابق کا کیا جاتا ہے۔

غیر فانوں اولاد کا نصیر شتم ہونا چاہئے سماج دنیا میں بینتالیس لاکھ ہو جائے گی۔ جب سے اس حرص اور حکومت کو چلائے کر ان کی مکمل سرپرستی کریں۔ والدین، سماجی اداروں اور تعلیمی مرکزوں کو چلائے کر وہ نوجوانوں کو اپنے بچنے کے طریقے تائیں اپنیں محفوظ رکھے جائے گا۔

اس دستاویز میں جلد جگہ ذمہ دارانہ جنسی تعلقات
کا ذکر تو کیا گیا ہے مگر ان کی پہلی نہیں کہا گیا اور آنہ دار جنسی
اختلاط صحت کے لئے مضر ہے اور نہ بی اشارے کنٹے
میں یہ کہا گیا ہے کہ صرف شادی ہی کے ذریعہ اس معذی
چلپتے کہ بھی اختلاط میں ان کو مکمل آزادی یہ وہ اون

سماج اور دین و اخلاق کے بندھنوں اور دباوے کے آزاد ہو کر فیصلہ کریں کہ کب اور کتنے سے وہ جنسی تعلقات قائم کریں اکس محل کو ساقط کرائیں اور کب پئے پیدا کریں۔ ملک پر کہا گیا ہے کہ نفیتی اور جسمانی صحت کا بنیادی تھا ضایب ہے کہ نوجوان لڑکے اور رہبر کوں کو آزادانہ جنسی اختلاط اور اس کو راز میں رکھنے کا حق ہے۔

ایک بیادی حق یہ بھی دیئے جانے کی سفارش ہے ہونے کو نظر انداز کیا گیا ہے۔
نک مردوزن کے درمیان مکمل مسادات ہو جائے، اور وہ پانچوں میں
یہ کہ بس طرح خواتین کو وضع حمل کی رخصت اور سہولت
شادی کو تمام مشکلات کا سبب تو قرار دیا گیا ہے لیکن
رہیں کو عفت و عصت کی زندگی گذارنے میں دین
دی جاتی ہے اسی طرح مرد دل کو بھی اس طرح کی رخصت
اک سوتھی سو سو

شاعر مشرق نے خوبی تہذیب کو فائدہ لٹکھا۔
چھپی بات یہ ہے کہ پوری دنیا میں صفت نہ کسکے
لئے تعجب کر کے مغرب میں کار فرما آزادی افکار کو اس کی
ساتھی صنسی استھان اور تشرد اور عدم مساوات کا
اس انداز میں ذکر ہے کہ گویا یہ سائے سر ارض اور خوبی
ترقی پذیر ملکوں میں عورتاً اور سلم معاشرہ میں خصوصاً
ہو اگر خام تو آزادی افکار

انسان کو حیوان بنانے کا حریقہ
آزاد میں فکر کے داعیوں نے اس دستاویز میں ایک
طرف تو ایڈز کو سراکھلہ ہے، اور اس کے خلاف دلائل
و شواہد کا انبار لگا دیا ہے۔ دوسری طرف اس سے
سب سے عجیب اور ناقابل فتح رفتہ رفتہ ہے کہ مخفی
پائے جاتے ہیں، لیکن مغربی ملکوں میں عورتوں کے ساتھ
جو ظلم و زیادتی ہو رہی ہے اس کی طرف اشارہ بھی نہیں
کیا گیا۔

بچے کے بھائیوں اعیار کر لئے دعوت دیا۔ میربا اور یونپ ڈاکٹر جنگے سمیو ادا میں اور جو

اگر وہ نئے صورتِ حال کی ہے کہ پوری صد دنیا
کو غیر مسلم خواتین کی اکثریت کو تباہ درپرداز کیا جا چکا
ہے۔ عالم اسلام کے معاشرہ کا ایک بڑا حصہ بکھرنے کے

لئے یا رہے۔ میرضہ اسلام مالح بے، اسٹر کا وہ
کو و صرفہ اور دھونرھ کے ذریعہ دور کیا جا رہا ہے۔
میرنگھ دستا دریز یا "مرگھ الامتحنہ" کا پرداز
مغرب کے اداثت ناسی اقبال نے کہا تھا
تند فرنگی سے اگر ہے گر امور

ہے حضرت انس کے لئے اس کا انحراف
بیخنگ دستاویز دراصل مرگِ امومت کی دستاویز ہے
جس پر دستخط کر کے نامِ غیر ہندوی قوموں کو جواہے کیا
جانے گا۔

اس کے تادیز کے صفحہ ۳۴ اور فقرہ سکھ میں لکھا گیا ہے: "خواتین کو پورے طور پر اس بات کی ضمانت ملنی چاہئے کہ وہ مردوں کے شاز بشانہ زندگی بھر صحت کے اعلیٰ معیار اور تمام مادی سہولتوں سے مستفید ہو سکیں اگرچہ مردوں کی صحت بھی بعض اوقات مثار ہو جاتی ہے لیکن صنف نازک کو فقر و فاق و اقتصادی بدحالی

وپہاند کی، مردوں کی طرف سے شد، باہمی معاملے
میں ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے،
اس کا اثر عورتوں کی جنسی زندگی اور اولاد پر دیدا کرنے
کی صلاحیت پر پڑتا ہے، اس سے ان کی صحت تماشہ جو گئی

لذتسری بیاندی وجہ یہ ہے رسردوں و مخوروں
کے مقابلہ میں کھانے پینے اور عیش و تھم کے زیادہ موقع
حاصل ہوتے ہیں، اس کے برعکس خواتین کو کم عمری میں
شادی، حمل اور ولادت کے مرحلے سے گذرنا پڑتا ہے۔
رُٹکیوں کو بالغ ہوتے ہی یہ حق ملنا چاہئے، رُجنی

اختلاط کے طریقوں، اور ناپسندیدہ حمل سے چھکارا
حاصل کرنے کی تدبیروں سے واقع ہوں، تعلیمی داروں
میں علی طور پر نوجوانوں کو جنس کی تعلیم دی جائے،
دوسرابنیادی حق ان کو یہ ملنا چاہئے کہ ناپسندیدہ حمل

تعریف دیا ت لکھنؤ
ایک شوٹر ہسترنگ کے بڑے سائز میں ہجھنگ
کانفرنس میں پیش کرنے کے لیے جو دستاویز تیار کی گئی
ہے اس کے سرسری مطابعہ ہی سے یہ بات واضح ہو جاتی
ہے کہ قاهرہ کانفرنس میں پیش کئے گئے دستاویز کی قبولی
کا پی یا اس کا چرچہ ہے جو نئے اسلوب میں پیش کیا
گیا ہے، ہجھنگ کانفرنس میں بھی جنسی اختلاط
کو عام کرنے اور انسانوں اور جانوروں کے درمیان
یہ روز رو ز افنا فے اور ہجھنگ کا بندے ہوئے
ادارہ ہے، صومالیہ اور بوسنیا میں مسلمانوں
کے خونریزی اور خلیجی جنگ کے ذریعہ بالے
دولتے پر یہودی قبضہ، یہ سب یہودیہ
ساز شووا کا ایک حصہ ہے
گذشتہ سال کانفرنس کے موقع پر ہم نے
یہ حفاظت میں لکھ تھا کہ میراں کانفرنس
اقوام متحده کے ماتحت غذا و زراعت کا شعبہ ہے جس
پذیر ملکوں کا شعبہ، دستاویزات اور معلومات کا شعبہ
بھٹ کا شعبہ، اقوام متحده کے کارکنوں کا شعبہ، ترقی
شعبہ اسلامی سازی، حقوق انسانی، شعبہ اقتصادیات،
اقوام متحده میں آٹھ شعبے ہیں جن میں

اُولیٰ امور میں ایک بین الاقوامی بینک برائے تغیر کے شعبوں کی تعداد آئندہ ہے۔ اقوام متحده اور اس کے ماتحت ثقافتی بیانیہ بھائی ایونیٹ اور انتظامیہ شعبوں کی صورت میں ایک بین الاقوامی بینک برائے تغیر کے شعبوں کی تعداد آئندہ ہے۔

ہوتا ہے کہ اقوام متحده یہودیوں کے مالکہ کا حلونا ہے جو اول و آخر لپٹنے وجود کے یئے امن اور خوش حالی جانتا ہے اور غیر یہودی قوموں کو ان پر فرمب نعروں کے ذریعہ تباہ و برباد اور پوری انسانیت کا قتل عام اور اس کی عزت کو پاپاں بلکہ سر بازار نیلام اور رسوائی کا کام کر رہا ہے یہودی بازی گروں نے صومالیہ اور بوسنیا کی کوشش کی روایتی طور پر ایک اسلام پسند مک نے امریکی عتاب کے ڈر سے بیس ملین ڈالر کی قسم اس کا نفرس کو فراہم کی دوسری طرف اس نے اگر مساجد کو اس موضوع پر تنقید کرنے سے منع کر دیا اس طرح چوں کفر از کی مثال عملی طور پر سامنے آگئی۔ نیکن مصری اور پاکستانی دخونے بہت جم کر کا نفرس کے دو صدر۔ یونکو کے پانچ شیخے اور ان کے صدر۔

انگریشل مانیٹری فلڈ کے پا چھ صدر کی تجویز کی بخلافت کی حالت اسلام کے طائفہ عصیر سرکاری اداروں (ازھر در ایجنس عالم اسلامی) کے عملی ادارہ صحت کے چار صدر۔

● دوسرتا شریہ ہوتا ہے کہ یہود کی پوری دنیا کو مندرجہ بالا مرکزی اداروں اور ان کے ماتحت مختلف دباؤ اور عوایی احتیاج کی وجہ سے کافر ناکامی سے شعبوں میں ہر جگہ یہودی صدر اور سکریٹری بلکہ اکفر ان دو چار ہو گئی اور ٹبری ذلت و خفت مغربی شرکار کو

کے نائب بھی یہودی ہیں ان عہدیداروں کے نام اور اتحادی پر ہی۔ عہدہ دل کی تفصیل کو ہم نے نظر انداز کر دیا۔

بینگ کانفرنس کی تیاری بیس سال سے کی جا رہی تھی اس مقصد سے پہلی کانفرنس مکیوسٹ یا اس عالمی ادارہ کا حال ہے جس کو ہم اپ اتوں متعدد ہے جو حقیقت میں یہودیوں دس سالوں میں اقوام متعدد منف نازک کو پوری دنیا ان کا اڑاکنا یہودیوں کے لئے اور نومارک جسے شہر میں

• قیامت اخیر یہ ہوتا ہے کہ یہودیوں نے ہمیشہ کے طرع اپنی روایتی قومی جالاکی و مکاری، دھوکے بازی اور فراڈریخت فتوح الکلیم عن مواضعہ) سے کام پیا ہے اور پورے دستاویز میں زبردست اہل دنیا میں مادیانہ حقوق دلانے کے لیے سارے وسائل اختیار کرے گا۔ چنانچہ دوسری کائفنس ڈنمارک میں ۱۹۸۴ء میں پھر فرمری کائفنس نیروں میں ۱۹۸۵ء میں منعقد کی گئی۔ ان تینوں کائفنسوں کا بنیادی اس ادارہ کے قیام کے بعد سے اب تک اسے ہے جس کو یہودیوں کا شہر بھی کہتے ہیں اس اقوام متعدد کے ذریعہ غیر یہودیوں کے قبضہ پر حکمرانی کے خوابے کو عملی جام پہنا یا جارہا ہے اس ادارہ کے قیام کے بعد سے اب تک اسے

اور کسی جماعت کے ساتھ مخصوص کرنے کا کوئی حرج نہیں
اس کے جملے ترکیبی میں تمام طبقات شامل ہیں، اس
تک حصہ لینے کی دعوت حرام ہے، نوجوان طبق علاجے
دین، صحافی، تجارتی، مزدرو پیش، انہیں جماعت
و مدعاں کے اسائد و پیر و فیضوں سے اس کا مطابق
ہے کہ وہ اپنے صائل و خلافات کو بھیں اور جو ان کو ملی
اصحیوں کے طبق جو ان سے متعلق ہیں ان خلافات کو
حل کرنے کی کوشش کریں۔

دھوٹ سلامی کے پڑھانے والوں

مولانا سید محمد حسنی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ایک ناقابلِ الکار حقیقت ہے کہ دعوت و تبلیغ اور سطحِ کامیابی کوئی بونے اس طرح پہلی کیا جائے
گی راہ میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ان میں بھی
کہ وہ اس کو ہضم کر سکے اور کشادہ قلبی کے ساتھ قبول
بڑی رکاوٹ اس وقت درپیش ہوتی ہے جب مختلف بقایا
کر سکے، اسی حکمت دعوت کو حضرت سیدنا علی بن ابی
طالب کرم اللہ و جہنم نے اپنے اس حکماں قول میں یہاں
کرتے کامِ حدا آتا ہے، اس لئے کہ دینِ اسلام کی چالیں
فرمایا ہے کہ مکملوں الناس علیٰ قدِ اعلوہم
طبعی جماعت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں، بلکہ دینِ چالیں
انتویں دعوت ان یکذب فارم پر مجع
کے تمام طبقات اور جماعتوں کے لئے ہے بلکہ دینِ چالیں
کو ایک ناقابلِ الکار دعوت کی مکملیت کی جائے۔
(۵) محت کش بول اور انہیں بخیر و بخوبی
اس مختلف فہرست سے ہم آسانی سے اندانہ کر سکتے
ہیں کہ ایک زبان اور ایک ہی اسلوب دعوت ان کی
کافی نہیں اور زیادی اس سے وہ عمل ہو سکے جس کو
طبقہ کی مختلف اسلوب دعوت کی وجہ کا، اور مزدرو پیش
ہوں یا ہمدردانہ مزدروں یا حورت اور ان سے ان ہی
حضرت کے سامنے اس کو دے سے اندانہ سے ہیں ایسا یا
کی زبان اور موجود اسلوب بیان میں خطاب کرتا ہے،
ان کے خود اس کو بیدار کرتا ہے اور خواہید
اور وہ لوگ کو جو خداوندی کے ساتھ ہو چکے، اور

ان کی عقیلی و تبلیغی طبقہ کا نامہ اعلیٰ کے ساتھ
اور اس کی نسبیت سے قریب تر نظر آتی ہے اسی پر مددی
اس کا اغوار و اعلان رکیاں کی تفصیل اور مددی
محنتیں ہوت کر دی جاتی ہیں، اور بینر کسی تفصیل اور نکل
کو ساتھ لے رہے مختزل معقصود اور مقصود عظیم کی طرف کامنہ
و تبدیل کر کام شروع کر دیا جاتا ہے، یا ہصرنکی کی
چیزیں اپنے اندانہ کی خوبی کے ساتھ اسے اندانہ
مختزل طبقوں اور جماعتوں کے سلسلہ میں یہاں
مختلف طبقوں اور جماعتوں کو اختیار کر دیا جاتا ہے، یہ ایک
مشال کے طور پر آپ ایک تحریر یافتہ نوجوان کو کے
یعنی، آپ واقعہ ہیں اور وہ مخفی طبقہ اور طرز کی
مشکلات کا علاج اور حل ہے۔ یہ ایک طبیعی بات ہے کہ
اس کی آفاقیت اس مدد و مدد و اندانہ میں سامنے کی جائے
ہے۔ مخفی خلاصہ اور مکملیں کی تفصیل و حصرم اس کے
تیزی میں کامیابی کا سب سے ایک بڑا نفع ہے اسی دلیل
خواہ وہ کسی بھی طبقہ یا خاندان یا جماعت سے منکر
ہو، اسی بھی ملک کا باشندہ ہو، اور یہ دین اسلام پر
نظامِ دینی تکریک جید اسلوب میں مخاطب کی نسبیت
اسی نسبت کے لئے ہے، اس کو بطریقی نظام میں جائز

عمل کرنے کی کوشش کریں۔

ایک ناقابلِ الکار حقیقت ہے کہ دعوت و تبلیغ اور سطحِ کامیابی کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں، اس
کی راہ میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ان میں بھی
بڑی رکاوٹ اس وقت درپیش ہوتی ہے جب مختلف بقایا
اوہ جماعتوں کے اندانہ اور ان کو ایک بیلٹ فارم پر مجع
کر رہے ہیں، اس لئے کہ خود مسکنی پادریوں کی اکثریت کے
لئے اس دلدل میں چنس جکلتے ہیں۔ (ہاتھ پتہ)

اوہ قات میں سے اوہ سلطنت آدھا گھنٹہ ملتا ہے جس میں
فون یونڈن بزرگ، ناروے بزرگ، سویڈن بزرگ
جرمونی بزرگ، اسٹریلن بزرگ، برکلی بزرگ، فرانس بزرگ، امریکہ بزرگ
اوہ پانچ گھنٹے کی وی اور غربی سوسائٹی کا دادہ آئینہ جس کو دیکھ کر
ہیں لگا رہتے ہیں ایک جرس بچ پر روزانہ اوہ سلطنت حمل اور جنی
گھنٹے کی دی کے مسلمان گذاری ہے جہاں پچاس مناظر
تک اور جنسی عمل کے دیکھتے ہیں۔

جو ہی میں ۲۶ لاکھ خواتین ایسی ہیں جو بچے کے
بڑا رہی اور آبائیں کے خانقاہیں فراہم کر رہیں ہیں، بچوں
پر کشت حرف خلط بن گئی ہے اور جسکے وجود نے صورت
کا راستہ ہیں، اس لئے کہ خود مسکنی پادریوں کی اکثریت کے
لئے خود جرمونی بزوں کی تعداد کو جنمی طور پر
کر رہی کہ مرکزی حکومت کے دفاتر میں کام
کرنے والی خواتین کی تقریباً ۸۲٪ تعداد کو جنمی طور پر
مادی و مجنوی خدایے دے دچار ہو رہی ہیں اس کا اندازہ
مخفی ماہرین کے پیش کے ہوئے اعداد و شمار سے
لکھا جا سکتا ہے۔

مخفی سوسائٹی اس کی روشنی میں
ریاستی حکوموں کے دفاتر میں کام کرنے والی
خواتین کی بڑی تعداد نے بتایا کہ ان کے لئے جنمی
مخفی سوسائٹی اس کی روشنی میں
بڑسوکی ایک عام تحریر بن چکا ہے۔

• امریکی سوسائٹی میں ہر دوں منٹ پر ایک عورت
کی آبرو زیری کی حاجی ہے۔
• امریکی میں خانقاہی فیرازہ بھرنے کی
عورتوں کا تناسب پہلے بڑی تھا، اب یہ تناسب بھث کر
جسے من بھا جوں کو والدین کی سریت کی حوصلہ
ذکر میں کشت کی جا رہی ہو اور اس سے نوٹی
محسوں ہو رہی ہو، اکرم مسلم کی شخص اس قدر
بڑا رہی ہو کہ مسلم غیر ایرانیں تک کو اپنے
سے بہتر کیوں کہ خدمت کا مادہ بڑھ رہا ہوا ان سے
دوسرے ملکوں میں یہ تناسب اس طرح ہے۔

جوں کا تناسب بڑھے۔
• جرمونی میں ایک کروڑ بیس لاکھ افراد نہیں بلکہ
لگزارتے ہیں ان میں سے بڑی تھیں میں
جوں کے لئے اکھارہ مکر زندگی نہیں خواتین
کی مشویت اور شہرت و ناموری حاصل کرنے کا تعلق
ہے تو اس کے سماجی کارکن باتاتے ہیں کہ بڑی عورتوں
کو گھر سے باہر رہ کر مددوں کے شاذ بذنش کام کرنے
لگی ہیں جو بینر شادی کے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔
• ایک سال میں جنے والی چار لاکھ چار بڑا
تادیوں میں سے جو ۹۶٪ کا الجام طلاق کی صورت میں
بیٹھتے ہیں اور ۱۵٪ کا اضافہ ہوا۔
عورتوں کی مشویت کا تناسب مددوں کے تقدیم میں
اکی جرس بچے کو ۲۲ گھنٹے میں مال بپ کے

اوہ قات میں سے اوہ سلطنت آدھا گھنٹہ ملتا ہے جس میں
کھانے کا وقت بھی شامل ہے، جو ایک جرس مال رولنے
اوہ سلطنت آدھا گھنٹہ پہنچنے کے دستوں سے فون پر بچ پر شپ
ہیں لگا رہتے ہیں ایک جرس بچ پر روزانہ اوہ سلطنت حمل اور جنی
گھنٹے کی دی کے مسلمان گذاری ہے جہاں پچاس مناظر
تک اور جنسی عمل کے دیکھتے ہیں۔

بہودیوں نے مخفی معاخرہ کو جس طرح ملک
تباہی دسرا دی سے دچار اور اس کو جس طرح کو ملک
کر دیا ہے وہ آبائیں کے خانقاہیں فراہم کر
پر کشت حرف خلط بن گئی ہے اور جسکے وجود نے صورت
کا راستہ ہیں، اس لئے کہ خود مسکنی پادریوں کی اکثریت کے
لئے خود جرمونی بزوں کی تعداد کو جنمی طور پر
کر رہی کہ مرکزی حکومت کے دفاتر میں کام
کرنے والی خواتین کی تقریباً ۸۲٪ تعداد کو جنمی طور پر
مادی و مجنوی خدایے دے دچار ہو رہی ہیں اس کا اندازہ
مخفی ماہرین کے پیش کے ہوئے اعداد و شمار سے
لکھا جا سکتا ہے۔

دوسرے ملکوں میں یہ تناسب اس طرح ہے۔
فرانس میں بڑا ۳ کم اور ملک میں بڑی ۴۵ کم بڑھے
میں بڑی ۴ کم، افغانی میں بڑی ۳۵ کم، جرمونی میں بڑی ۴ کم۔
جوں کے لئے اکھارہ مکر زندگی میں خواتین
کی مشویت اور شہرت و ناموری حاصل کرنے کا تعلق
ہے تو اس کے سماجی کارکن باتاتے ہیں کہ بڑی عورتوں
کو گھر سے باہر رہ کر مددوں کے شاذ بذنش کام کرنے
لگی ہیں جو بینر شادی کے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔
• ایک سال میں جنے والی چار لاکھ چار بڑا
تادیوں میں سے جو ۹۶٪ کا الجام طلاق کی صورت میں
بیٹھتے ہیں اور ۱۵٪ کا اضافہ ہوا۔
عورتوں کی مشویت کا تناسب مددوں کے تقدیم میں
اکی جرس بچے کو ۲۲ گھنٹے میں مال بپ کے

۲۵ ستمبر ۱۹۹۵ء

۲۵ ستمبر ۱۹۹۵ء

۲۵ ستمبر ۱۹۹۵ء

علیٰ کتابوں کی عزالت پڑے اگر جن کی سطح بند ہوا درود
اس مددی طرز فارمکی بنیادی مکروہیوں کی نشاندہی کریں

اور اس کی خوبی و حضرت جو دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے
اس کو زبانہ موسیٰ، نیز تقداد میں ایسی کتابوں اور مقالات

و لذت پر درساوں کی ضرورت ہے، صرف وعظ و پندرہ

عام دیکھیں، ایسے ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتی اور زندگی ان

کی حقیقت اور طرز فکر میں تبدیلی لاسکتی ہے۔ غریب تدبیب

و تفاسیر کے دلدادہ ان نوجہ انوں کے لئے اصل اور ضروری

سلسلہ ہے کہ موجودہ جذب کا ہوتا ان کے دل و دماغ

سے نکل جائے، اس لئے ہر روحی کے لئے ضروری ہے
کہ وہ ان تمام جائز وسائل و اسباب اور اسایں کا خاص

کریں جو اس خلائق پر کر سکیں اور مقصود کو پورا کر سکیں۔

اس طرح دینی مدارس کے طلبے کے لئے دلکش

حرثی دعوت اور اسلوب اضیاء کرنا ہو گا وہ یہے کہ

ان کے نفعوں کی تعریف ہوان کا تذکرہ ہو، اور نہت نے جعلی

رجحانات و خیالات اور سخا اور نظریات سے نبرد

ازماں کے لئے ان کو تیار کیا جائے، غریب فکر اور

اختر لکی نظام سے ان کو پورے طور پر واقع کرایا جائے

اس لئے کران فلسفوں اور فکر وں سے واقف کرایا جائے

پیران سے مقابلہ اور ان پر غلبہ ناچکی ہے، درز مثال

ایسی ہی سہی جیسے کوئی شخص خالی پلا پکالے اور ہوا

میں محل تعمیر کرے۔

اسی طرح مزدور پیش اور ملائم پیش حضرت کے

کام حل طلاق کے لئے بخیر اور پریختاں کو سمجھے اپریان کو

ندوہ کے وقد کا دورہ چھترات

مل کر نیلا زمی ہے، اگر کوئی مسلمان اس کو اسلامی حکم
نہ کریں کہ اس سے انکار کرتا ہے تو وہ کاٹ لے جسے میرے میں

شارہ ہو گا۔ اور کہا کہ تصیلِ ای قرآن کا سب سے پہلا
سبن ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت

بخاری کے عنوان سے ہوا جسی میں مک کے موظف ملار کام
اور ان شوران میں ملت نے خطاب کیا ہے جلس آئندہ، میرہ

اکتوبر ۹۹۵ء میں ہوتے والے آل انڈہ مسلم پریس لاد
کی حقیقت اور طرز فکر میں تبدیلی لاسکتی ہے۔ غریب تدبیب

و تفاسیر کے دلدادہ ان نوجہ انوں کے لئے اصل اور ضروری

سلسلہ ہے کہ موجودہ جذب کا ہوتا جو اون کے دل و دماغ

سے مولانا سید مسلم الحسینی ندوی، مولانا محمد خالد

ندوی غازی پوری، مولانا عبد القادر ندوی اور مقید

علماء میں مولانا سید عابد سین۔ مولانا خلام اشرفتی

اور دیگر حضرات اہل علم نے اس تقریب میں شرکت
کی۔ اور شریعت اسلامی کی سلسلت، اسلامی شخص کی

روز بروز حملہ کرتی ہے۔ اگر مسلمان پہلے ہوئے
بن جائیں تو اسلام دوسروں کے لیے کشمش کا

سبب بن جائے گو اسلام پر اعتراض کرنے کے لیے
اس کو کچھ سے نکایتیں اور دنیا امن و امان کا مرکز

بن جائے۔

جلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد خالد ندوی

غازی پوری نے اسلامی اصولوں کو نجات انسانیت
کا سبب بتاتے ہوئے جو مطابق فطرت انسانی ہے

اس میں ترمیم کو ناقابل قبول بتایا اور فرمایا کہ پریس

میں ذرہ برابر بھی تبدیلی مکمل نہیں۔

اسی طرح دیگر مقررین حضرات نے اسلام

کی بالادستی کی بات کرتے ہوئے یکساں سول کو ڈکے

تفاہز بر ساخت نکتہ چینی کی۔

اس جلس میں تقریباً پندرہ ہزار افراد نے

شرکت کی اور آئندہ اکتوبر میں ہونے والے مسلم

پریس لاد کے اجلاس عالم کے سلسلہ میں ہر طرح کا

تعادون دینے کا وعدہ کی۔ واضح ہو کہ اس اجلاس

میں تفاہز کو جعلی الاطلاق فوکس دی جا سکتی ہے بلکہ وقت

نسل کی تربیت اور تو سائنسی کی اصلاح میں ایم ہر دار

رہا ہے اجنبی خاتمہ بھی بغیر سماں تھاون کے اپنی اذکر

اسلامی امیری فنی کار دھمل

پروفیسر محمد یونس فکر احمد

چین میں خواتین کی عالمی کافرنیس اور

پریمکل معاہد و پورا کرنے کے لئے بلاقی گئی ہے اور اگر
کافرنیس کی قراردادوں پر عمل کی اجازت دے دی جی
تو ایک پاکستانی سماج و معاشرہ کا نصویر ہے ختم ہو جائے
کا، کیونکہ کافرنیس کے مسودہ کی جھن دفاتر میں والیں
سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسی غیر شادی کا شدہ اولاد کی
جنہی مسکنیوں سے خشم پوشی اختیار کریں اور ان کا
ذائقی معاشرے اور کمی کو بھی اس میں دل دینے کا حق نہیں
ہے۔ اور پاکستانیوں کا جو دو محده تصور ہے وہ ایسی است

بیدار ہونا چاہئے اور اقوم متحدة کو بھی ان امر احتیاج
کی میں اپنا ملک تحریر کردار ادا کرنا چاہئے۔ (مصنون نگار
۱۹ ستمبر ۹۹۵ء شروع ہوئی۔ جو ۱۹ ستمبر ۹۹۶ء
کے قوم متحدة کے اس حسن ظن اور ناصحہ عبارت پر ایک
معن جاری رہی۔ اس سے پہلے ایک ایسی تحریر
کا خبر ساخت زبان پر آیا ہے
کافرنیس مصر کی راجدھانی قاہرہ میں ۱۹ ستمبر ۹۹۶ء سے
صرن مددوں اور عمر توں کے درمیان بی محدود تھے
یہی حالانکماں کا دارالرہم کی وجہ سے کافرنیس کا
ہے۔ کافرنیس کا مطالبہ بھی ہے کہ رحیمتوں کو اس بات کا پورا پورا
ایک مطالبہ ہے اسی کا دارالرہم کی وجہ سے کافرنیس کا
حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ جس مددیا حضرت کے ساتھ
ہے اپنیا ہمیت و افادیت کو مودتی ہے۔ اس میں کوچھ
شک نہیں ہے کہ خواتین کے کچھ بینادی مسائل میں ان کا
دولہ ہونا ہزوری ہے اس وقت پوری دنیا میں جو انسانی
آبادی فتو و عزیزی کی خشکار ہے اس میں فصد
خواتین میں امریکا کی جیسے ملک میں فصد سے زیادہ
ہے۔ کافرنیس کا مطالبہ بھی ہے کہ مددوں کو بھی ملائی
خواتین کی طرح وضع حمل کی جھنی دی جایا کرے۔ (نوال
السمیت پہاڑ جاپن پکجے ۹۶ء

پیشوں میں اپنے سرکو کروں جگہ کوئی
اور حوتون کو سرکو کروں جگہ کوئی
اداگر کوئی قانون یا شریعت اس راہ میں حاصل ہونے اس
کو درکرہ یا جائے۔

کافرنیس کے ایضیں قراردادوں اور سودات پر
انبار دھنی فاکر کرتے ہوئے حرم مکھ کے امام شیخ حافظ

بھی ہمیں کہا ہے کہ پیغمبر میں خواتین کے متعلق
کافرنیس شرافت، احترام، منزہ ہے، خانہ افتدہ بالط

اور فخر کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ جزوں سے اخبارات پھرے رہتے ہیں۔

فاریزے کو مندرجہ بالا مسائل ایسے ہیں کہ
عالیٰ ایسے اسکا خاتمہ جادو ہے اپنے بیان میں کہا ہے

اور ان سماجی بر ایسوں کے خلاف عالمی راستے خارج کو بھی
ہائی مسکنی پر ہوئے۔

کافین کی یہ کافرنیس غالباً قاہرہ کافرنیس کی ناکامی کے
اوران سماجی بر ایسوں کے خلاف عالمی راستے خارج کو بھی
ہائی مسکنی پر ہوئے۔

۲۵ ستمبر ۹۹۵ء

ایکٹ مطالعہ

نارت حج دعوت و عزیمت جلد چھتماں

حضرت جد والفت ثانی شیخ احمد سرہندی

قسط (۳) پروفیسر وصی احمد صدیقی

تو اپنے اور علی اللہ پر شرفت رضاہ تسلیم کی خواہ تاریخ
پر بیوی بھی بھی تھی۔ کوئی آپ سے ملاقات کے لئے آتا تو
غظیاً بخوبی ہو جاتے۔ ہر شخص سے اس کے ذوق اور
منابت کی بات کرتے۔

حضرت مجید کو اٹھنے سات فرزند عطا کئے تھے۔
تین صاحبزادگان مالی قدر خواجہ محمد سعید خواجہ محمد صوم
اور خواجہ محمد بیگی و ننی بخش حیات ہے باقی جلد جلد
ختم ہو گئے۔

حضرت خواجہ محمد صوم اپنے والد کے علوم کے حوالے
و شارح رازدار امین اور غلیظ اور جانشین تھے آپ
سے طریقہ مجیدی کی عالمگیر رشاعت ہوئی۔ لکھنے والے
صحیح لکھا ہے۔

چرامع ہفت کشور خواجہ محمد صوم

منور از فروغش بند تاروم

حضرت مجید کے دائرہ تجدید کا مرکزی نقطہ

حضرت مجید بڑے عزت و احترام کے قام گوایا
پر ماچ بننے ہے ہوتے تھے۔ فرزند کمال خواجہ محمد سعید نے
ناز جہاز کی امداد کی۔

عادات و معمولات

ست کے آداب اور اس کی باریک باتوں میں سے
کسی بھوپی سے جھوپی چیز کو بھی فروغراشت نہیں کرتے
کے اندر دینی روحان گہر سزا اوس نے شمارہ اسلام کا
اجرا کیا۔

حضرت مجید کا قیام بکرے وابسی پر سرہنہ میں

شیخ احمد سرہنہ کے تجدید کا کام کیا تھا درود
اپنے خدام اور رفاقت کو بھی بحشرت دوام دکر حضور اور
عقل اسلامی کی جلاوتازگی، بیوت اور شریعت کی صفات
مراقبہ کی تائید فرماتے تھے۔ من اہب کو محج کرنے کے
کوشش کرتے تھے۔ حضرات شاخی و مالکی کے بیانات
تشریف لائے تھے۔ سارا وقت ذکر و استخارہ میں گزرتا

تھا جزا دین خواجہ محمد صوم ساتھ تھا
ایک دن انہوں نے دیکھا کہ آپ پر گردی خالی ہے۔
وہ خود امامت فرماتے تھے۔ خبر کی نہیں اس کے بعد
نے پوچھا تو فرمایا شوقي وصال۔ وسط دی انجھے طیبت
خرباں ہونی شروع ہوئی تھی۔ ۲۲ صفر کو اپنی تمام پوشاکیں

اوہ بیٹھے خدام کو تقیم کر دیے۔ احمد بیارک پر چونکہ
کوئی روپی دار کپڑا نہ تھا اس نے سروی کا اثر ہوا اور
خدا اسراز پڑھ کر گھر کے اندر تشریف لے جاتے بخوبی
میں اس کو خوش میلایا۔ جید بخوبی ہو کر پر چیز اور فرمایا
کہ ہماری آخری تجدید کی نہیں ہے۔ ایک تحریر سے فرمایا

اوہ خاص اصحاب کو بلا کرم ضامین و علوم خاصے
کیسے کافی کام ہے۔ میرزا ناصر فرمادیا۔ میرزا فرمادیا
میرزا فرماتے۔ دن ایسا ہی عبادت یاد رکھا۔ میرزا میں اگر جلد
جب بصری رثایا گی تو ذکر میں مشغول ہو گئے۔ پھر وصال
زیارت قبور کے لئے بھی نہیں آئی تھی۔ جاتے اور
ہمیں خصل سے پہنچے اور خصل کے بعد بھی نہیں آئی تھی۔

۷۵ مبر ۱۹۹۵ء

عقل کا عجز صانع عالم کے اثبات اور اس کے کمالات کی معرفت میں

اللہ کا شکر ہے جس نے ایں اسلام کی
طرف رہتا ہی کی اور محمد صلم کی امت میں نیا۔

انبیاء دنیا والوں کے بیویوں کا اللہ
نے ان حضرات کی بیویوں کے ذریعہ ہم ناصل عقل

والوں اور عاجز ہم والوں کو کوچی ڈیزی ذات مفات کی
خیروں ہے۔ اگری حضرات نہ ہوتے تو اسی میں عقلیں
اور نکلف کے مقابلہ میں ایک درسی کو شکر ہے۔ اس عقیقت

صرف نور بالحق عقایق نفس اور ایک اندر وطنی حادث کو
کوئی سچے الگ الگ ہیں۔

۳۔ تیسرا گروہ کہتا ہے کہ ان کا اصلی کارنامہ یہ ہے
کہ انہوں نے اپنے علم الامم کا نام نفس اور الہیت
نکھل دیا۔ کلام پاک اس اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ نہیں
کو انسان اور زمین کی بیدائیں پر اور خود ان کی بیدائیں
پر گواہ بنا یا اور حسین گمراہ کرنے والوں کو اپنادست دے
باہر بنتے والا ہیں ہوں۔

ان بدھن قلام فتنے کی خالی کے معماں ایشانی
کی کچھ اضافیں نہیں نہ ان کے سامنے کچھ عجز و نیاز ہے
جو بھی اور ضرورت کے وقت جلیسے کر ایسی مغلظہ

کی طرف رجھائیں اور ایسی ضرورتوں کی تجسس اسی
سے چاہیں۔

حضرت مجید مادیکی ربر دست کارنامہ یہ ہے
کہ انہوں نے عقل اور کشف دونوں کو مادرائے عقل
ایک خالی پر فائز سے وہاں پہنچنا چاہتا ہے اور ایک
علوم ذات مفات الہی کی صحیح معرفت لا رہی علم
کے لیکن اور اس کے عاجز اور تمازن ثابت کیں
نہیں دوڑ راستے سے۔ نلساخ اور حکماء اس نہیں
انہیں تقدیم کیے جائیں۔ اس کے متوازی اس کے
اندکی معرفت صحیح انبیاء کے ہی ذریعہ حاصل ہوتی ہے
عقل کا خالص اور بے آموز ہونا ممکن نہیں جو کہ کامل
انبیا کی بیویوں نے اپنے عقول نے لکھا ہے۔

عقل حلقائی دینی کے درک میں ناکافی ہے
اور بیوں کا طریقہ عقل و فکر کے طور سے ملوارہ ہے
عقل اگرچہ جو ترازو ہے۔ مگر جو ترازو ہے جو

یہ اس سلسلے میں حضرت مجید صاحب کے قلم سے جو
یقین ہیں جن میں کوئی دروغ نہیں یہیں ہیں اس
تاریخیات اور اعلیٰ علوم و معارف تھے ہیں وہ ان
کے مکتبات کے خیمہ دفتر میں منتشر ہیں۔ میں ان کا
ترجمہ نہیں کر لیا۔

عقل اگرچہ جو ترازو ہے مگر جو ترازو ہے جو
بالآخر ایسا کی بیویوں سے ثابت ہوتی ہے۔ اللہ
نے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ترازو
ہو گی اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ترازو

دیکھی جو سونے کو دن کرنے کے لیے ہے اس کو
دوبارہ بازیاب کیا اور اس کو برہمنیت طاہدی
ادیان کی گود میں جائے کے بھاجے دوبارہ تمہاری
علم اور دین ججازی کی تولیت اور نگرانی میں دیا
کامیابی کو اس اعتقادی ذہن اور تہذیبی میں کھانا
کے قریبی خطرہ سے محفوظ کیا جو ایک شخصیت اور
اس کے یگانہ روزگار میں (الا لفضل فیض) کی
ذہانت سے ایک امدادیں کر رہیں تھیں۔

۱۔ انہوں نے اس کے صفات کا احاطہ تھیں کہ ذات کی
خیروں ہے۔ اگری حضرات نہ ہوتے تو اسی میں عقلیں
اور نکلف کے مقابلہ میں ایک درسی کو شکر ہے۔ اس عقیقت
پر بشریت کی قوتی دیالادستی کو اس اندراز سے پیش
کیا تھا کہ عالم کے بنائے والے کے خاتمہ کرنے میں
اور یقین کی دریافت کے لیے عقل و علم صفات و حقیقت
کے لیکنی حصول کے لیے مٹا بہرہ شرط ہے اور طریقہ
اسیا کو حسنات کی طرف منسوب کرتے تھے۔ عرفت
کے کوچے الگ الگ ہیں۔

۲۔ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ انہوں نے طریقہ
پر شریعت کی قوتی دیالادستی کو اس اندراز سے پیش
کیا تھا کہ عالم کے بنائے والے کے خاتمہ کرنے میں
اور یقین کی دریافت کے لیے عقل و علم صفات و حقیقت
کے لیکنی حصول کے لیے مٹا بہرہ شرط ہے اور طریقہ
صرف نور بالحق عقایق نفس اور ایک اندر وطنی حادث کو
بیدار کرنے سے مکن ہے یہ حادث اسی وقت پیرا
کہ انہوں نے وجودت الوجود کے عقیدہ اور نظریہ پر
کوئی داری فربت نکائی جو اس سے پہنچ کی تھیں لگائی
کو مردہ کر دیا جائے۔ حقائق کی تحقیق اس نور بالحق
کے کاری فربت نکائی جو اس سے پہنچ کی تھیں لگائی
کوئی اس کے محتاط و متعقی تاکل موفیہ و مشاک خریعت
سے مکن ہے جو ریاضتوں نفس کشی مراقب اور نکلف
کے لیکن اسی پاہنڈیوں میں وہ عقیدہ بیوت کی تعلیمات
سے پسدا ہوتی ہے۔ در حقیقت فلسفہ اور شریاق میں
کا حریف بنتا جا رہتا ہے۔

حضرت مجید مادیکی ربر دست کارنامہ یہ ہے
کہ کچھ اضافیں نہیں نہ ان کے سامنے کچھ عجز و نیاز ہے
جو بھی اور ضرورت کے وقت جلیسے کر ایسی مغلظہ

کی طرف رجھائیں اور ایسی ضرورتوں کی تجسس اسی
سے چاہیں۔

حضرت مجید ترقیت فرمائی کہ جو کوئی احمد پاک ایشانی
کو تادری ختم اعلیٰ خاتمے کرنے کے بھائے اس سے دو اس
موہر چیز کی طرف منسوب کر سکا۔

عقل ایک صحیح ترازو ہے۔ اس کے فیصلے
یقین ہیں جن میں کوئی دروغ نہیں یہیں ہیں اس
تاریخیات اور اعلیٰ علوم و معارف تھے ہیں وہ ان
کے مکتبات کے خیمہ دفتر میں منتشر ہیں۔ میں ان کا
ترجمہ نہیں کر لیا۔

عقل اگرچہ جو ترازو ہے مگر جو ترازو ہے جو
بالآخر ایسا کی بیویوں سے ثابت ہوتی ہے۔ اللہ
نے اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ترازو
ہو گی اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ترازو

دیکھی جو سونے کو دن کرنے کے لیے ہے اس کو
دوبارہ بازیاب کیا اور اس کو برہمنیت طاہدی
ادیان کی گود میں جائے کے بھاجے دوبارہ تمہاری
علم اور دین ججازی کی تولیت اور نگرانی میں دیا
کامیابی کو اس اعتقادی ذہن اور تہذیبی میں کھانا
کے قریبی خطرہ سے محفوظ کیا جو ایک شخصیت اور
اس کے یگانہ روزگار میں (الا لفضل فیض) کی
ذہانت سے ایک امدادیں کر رہیں تھیں۔

اس کا مطلب ہے کہ انسان کے اندر حواسِ جسم کے عقل کے طبق کے خلاف ہے۔ نہیں مگر یہ مقل کی علاوہ ایک بھی حس بھی پسیدا ہو جاتی ہے جس سے مالی سے مارا جائے جس طرح عقل کا مرتبہ حواس سے مارا جائے اسی طرح بتوت کا مرتبہ عقل سے مارا جائے اینما بہترین موجودات یا اس اور بہترین دلتوں غیر مری اور ایک میسر تر مسون اصوات اور پہنچے سے فرموم حلقائی نا ہے ورنے لگتے ہیں۔ مگر یہ دیکھا گیا کہ ایک صاحبِ کشف و سکر صاحبِ کشف سے اختلاف کرتا ہے اور اس کو شکر اور غلبہ حال پر کی مدد حاصل ہو میں نہیں۔ دریافت کے لیے خواہ اس کو اسٹریک اور صفائی نفس کی مدد حاصل ہو میں نہیں۔

عبدُ توارد اور حیرتِ انگیزیات ہے کہ مجتد صاحب سے تقریباً دو سال بعد جرمی کے مشہور قلسی کاٹ نے عقل کے خالص اور مجرم ہونے اور اس کے ماحول و رشد اور عادات اور سفقات سے آزاد ہو کر بلکہ فصل کرنے کی صلاحیت پر طلبی اور تحقیقی بحث کا آغاز کیا اس نے عقل کے حدود کی تعین کی اس کی کتاب "انتیتی عقل عرض" (CRITIQUE OF PURE REASON) نے زندگی فکر و فلسفہ میں بجلی ڈال دی اور اقبال کے افاظ میں روشن خیالوں کے کارناموں کو خاک کا ڈھنیکر دیا۔ ڈاکٹر ہمیشہ اپنے لکھائی کے کتاب نلسون کا ایک فانی کمال پارہ ہے جس نے فکرانی کی ہرزہ گردیوں میں انگشت رہنمایا کام کیا۔ مجددِ حسب نے فرمایا عقل اعتماد کے لائق نہیں اور اس کے اخذ کے ہوئے احکام دهم و تصرف اور خجال کے اثر و اعتقاد سے آزاد نہیں۔

اہل اسٹریک و صفائی نفس

اس نلسن کے داعیوں اور پیریوں کا کہنا یہ ہے کہ حصولِ یقین اور علمِ صلح کا سب سے بڑا ذریعہ مثاہدہ ہے اور وہ نورِ باطن، صفائی نفس اور باطنی حالت کو بیدار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حقائق کا سرد اسی فائل و بے آمیز عقل (لکھت اخلاق) اور اس نورِ باطن سے مکن ہے جو ریامتِ غالفت نفس اور راقب سے پیدا ہوتی ہے ظاہری

مثائع طریقت و ائمہٗ صیحت میں شریعت کے سب سے بڑے حادی و ناصیحت نامہ لقاویل کا اس بات پر روشنی ڈالی کر اسٹریک اور صفائی نفس کے ذریعہ بھی ان غیبی ہوئے ہیں، ان کی تعلیمات میں سب سے زیادہ زور پابندیِ سنت و اتباعِ شریعت پر تھا اور ان کی پوری زندگی اسی کا جلوہ اور نمودِ صحیح۔ وہ پہلے فرائض پہنچن پھر نوافی سے شفول ہونے کی ہدایت فرماتے ہیں۔ اور اول کو جو گردد و سکرے شفول ہونے کو حتم اور بونت بتاتے ہیں اسی طرح شیخ شہاب الدین سہروردی نے

ابنیٰ تاب عوارف المعارف میں یہ توجہ نکالا ہے کہ تصور نام ہے تو لا فنڈا حالہ ہر چیز سے اب ایسا ہو میں ممکن نہیں، بعثتِ ہی اللہ کی ذات و صفات و احکام کی معرفت کا واحد ذریعہ ہے۔ انبیاء کی رسالت حقائق کا سرد اسی فائل و بے آمیز عقل (لکھت اخلاق) کا تصدیق کرنے والا اصحاب استدلال میں سے ہے انبیاء کی اطلاعات کو اپنی عقل کا پابند بنانا ملکیت نہیں

(باتی ص ۳ پر)

حروفِ کائنات و راز

محمد شاحدندوی بارہ بیکوی

الحمد لله مادر عالمی دار الحلوم ندوۃ العلام میں جھورات مکمل ہوا۔ اور پاچ یوم کی تعطیل کا اعلان کر دیا۔ طلباء خوشی خوشی اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ ہیں، طلباء اپنی درسیات اور مطالعاتی سرگرمیوں میں مشغول ہیں اور اساتذہ کرام اپنے فرانسی منصبی کے بعد تجھی ختم ہوتے ہی داہس آگئے۔ اور دارالعلوم میں ہر چن مصروف ہیں۔ محوال کے مطابق ششمی ایمان ریاض و علمی فضائل اللہ اور تعالیٰ رسول امتحان ریاض الاعداد میں ہوا۔

حضرت مولانا مظہر العالی کا قیام

حضرت مولانا نادامت بر کاظم نے اس دو دن ان کافی دنوں تک سیاں قیام فرمایا اور اپنے علمی، صفائی ہی بیت رختِ سفری کا رواں کے لئے

پار کیکھ آفسیٹ پر یس کا افتتاح

دارالعلوم کو کہتا ہے۔ پار کیکھ آفسیٹ رسلوں اور دیگر چیزوں کو جماعت کے لئے جاہل ہے۔ پار کیکھ آفسیٹ پر یہ کہ افتتاح عالمی میٹھ آیا۔ یہ پر سیڑھ مفترقر آپ مولانا عبد اللہ بیم پار کیکھ آفسیٹ کو توجہ اور نہادہ کے تعاون پر مبنی تھے کہ مجاہد کے لئے جاہل ہے اور دیگر چیزوں کو جماعت کے لئے جاہل ہے اور دیگر چیزوں کو جماعت کے لئے جاہل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو اجر جزیہ سے فائزے اور ان کی عمر بھی برکت ہے۔ پار کیکھ آفسیٹ کو تکمیل کے لئے جاہل دار سالوں کو سہو رکھے ہوں۔

حضرت مولانا دامت بر کاظم سے ہبھایتہ عین تندزان تعلیم ہے، اور اکثر و بیشتر سفری کی صوبیتیں برداشت کر کے دارالعلوم تشریف لاتے رہتے ہیں، اور اپنے مواعظ حسنے کے دارالعلوم کے طبلاء اور شہر کے فروز نما میں یہ امتحان ۱۹ ریاض الاعداد کا افتتاح برداشت کو مختلف پردازموصی میٹھ شرکیت ہو کر فائدہ پہنچاتے رہتے رہیں۔

لیفٹنڈ ٹائی ۸ ریاض الاعداد کا افتتاح کام اور نہادہ کے تعاون پر مبنی تھے اسی میں امتحان کی تاریخ کا جھیلنی شروع ہے۔ اس طبق مطالعہ اور مذاہعے اسے امتحان شروع ہو جائے۔ ایسا کام اور لاری ہی معلوم تک رسائی ممکن نہیں جوانہیا، علمی اسلام اور ان کی بعثت کے راستے سے علوم اور خواص کو حاصل ہوتے ہیں، شیخ صحری نے پہلے کہا ہے

محاسن سعدی کہ راه صفا تو اس رفت جز بر پتے مصطفے

حضرت نے فرمایا کہ بعثت کے بنی ہریتیقی ترکی

کا اور اسی پر مذاہوت رکھنے سے ایسا ہو جائے

نوسخ مقدس ہو جاتے ہیں۔

لبقیہ: درس حدیث

پانچ جاہی سے جو دین کی روایت کو سمجھنے سے قاصر ہے
یعنی محدث اور احادیث کے طبقات تابع و خادم شریعت
کے کالات اشاعت، حالات و مشاہدات پرقدم
یعنی کامل ہوا مستدل ہوگی
(جائزی)

لہ تمذی شریعت کتاب الرصد۔ علم طلاق۔ ۳۰۲
سہ جامع اعلوم۔ علم نسا۔ ۲۱۔ ۷۵۔ الفال۔ ۶۰
لہ جمو۔ ۱۰۔ ۱۷۔ آک عران۔ ۱۶۵

قدیل رہنمائی

نویں صدی احمری میں ابن عربی اور ان کے
جناب ادیب کو میراث سان کو ڈبپسے بانے کی
کوشش کر رہا ہے۔ یہ جرتو آپ کے علم میں ہو گھر
تحادیت الوجود اہل صنف کا شعار اور سماں ایضاً
برطانیہ اور جرمنی میں موجود طور پر بسیں ہزار سے زیادہ
بن گیا ہے۔ فانقاہیں ایسے تقادی و اعمال کی انجام لیتیں
جس کی سند دین کے اصل مأخذوں سے مٹا شکل اور
خون بیکار اور خلبد اور فیجانی کے بعد رشتہ کی قیمت
اوہ ایک اسلامی کوئی خواستہ نہیں کر سکتا اور اس کے
وقوف اولیٰ کے مسلمان یکرنا آئتا تھا۔
پھر ان صوفیہ حضرات کا واسطہ مرتاض جو گوں
اور حنفیہ صفا نہیں قرار دیلے۔ اب دھان قیم دا جو دھان
کا کام ہے کروہ اسی صورتِ حال کو اسلامی دعویٰ
کروڑ کے لئے کام میں لایا جائے
ست بدعت شریعت و فلسفہ اور تعلوں اور بوجگ
کے اخلاق کے زمانہ میں حضرت فهد والافت شانی کا
ذریم ہو تو یہ ممکن بہت زر خیز ہے ساقی

حضرت ہل نصری فرماتے ہیں جس کی معاشر
اور جوانگی کے حصول کی قدر و کوئی پرہلادیت
اوہ طبعی میں اس نے اسہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپا
کی سنت پر طعن کیا اور جس نے خدا بر توکل و محروم ہے
ملاحت و محرم کیا اس نے اسکے ایمان پر طعن و ملاحت کیا۔
وہ حق حضور ابرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال تھا اور کسی بیان
اوہ فضولیات زندگی کے حوصل کی تکریر کو کوشش یہ کیا ہے
کی سنت تھی جو شخص اپنے کے حال پر عمل کرنے کا پ
کی سنت مبارکہ تھی اسے بکرا اس کے خلاف عمل کرنے
کی تمام خطا دیتے اتنی ہے اور یہ بات ان لوگوں میں

INDIAN CHEMICAL MAU.N.B. 275101



نورانی میل

دلازم پورٹ کی بہترین دوا

لیبل پر درج لائسنس نمبر ۷۷/۱۸ اور
کیپ سول پر ۴۷ مارک ہر درجہ دلسل کا حال تھا اور کسی بیان
کو تی برابر نہیں ہے دھوکہ نہ کھائیں مٹو کابنا اصل نورانی تیل
مٹو کا پتہ دیکھ کر خریدیں۔

صلائے دلوار

اصلاح معاشرہ کا لفڑی کھنڈ مقدر ۵، ۳۱۳ جولائی ۱۹۹۳ء
آخری نشست میں پڑھی گئی نظر

جب کہارت العلی صد حوصلہ پاتا رہا
نام رب اور ذکر حق، عشق نبی، یاد رسول
بھریں اترو بنام حق اگر منصب دھارہ ہو
ناخدائے دجلہ ہم دجلہ کے اندر نعروہ زن
سنگ رہ کیا کوہ رہ بھی ہو گئے زیر وزیر
ہم نہیں گھبرا تے میداں میں کبھی انھیں
کر مسلمان آج بھی پتکا مسلمان ہو گی
بس ضرورت ہے عقیدہ اپنا منزہ نہ ہو
دوسری طاقت ہماری قوت کردار ہے
اس طریق اصلاح ہو صلح مکمل قوم ہو
محبت صلحاء میں لاوہ ہر سینما باز کو
آور دو تم اس زماں کا ہر طلب سامنی
اور چاد حق کی خاطر ہوسان جھیز
برات و قوت سے روکو بڑھ کے طوفان جھیز
غور سے سن لویہ ارشاد رسول اللہ ہے
ایسی ہر دیوار کو قوت انون سے کر دو تباہ
بزم سلم پر سفل لاء بورڈ جو ہے منعقد
بن گیا ہے بادشاہ صدائے دلوار

ایک شخص رہتا اور ایک روشنی مقام

انشاء اللہ کامراں ہم ہوں گے ذا کروں اسلام

لے الارض کلہا مسجد (الحدیث) سے صد اجلاس و بورڈ حضرت بر پیدا لحسن علی ہری کو اپنے

ستہ ندوہ

ذا کروں دوی

بکوہر بازار سدھارہ تھے تیگ (لے پہا)

ہول سلیپس

کے فنی قیم اور لینیں کھیلے

تاج آپریکلیس

نشوفت لائیں

۱۵۲/۳۷ کوئی کی جوکی

(میر جیان گلی) دارانسی

TAJ OPTICALS

WHOLE SALE SPECTACLE
FANCY FRAMES & LENSE

PLEASE

CONTACT TAJ OPTICALS

D-37/152, KODAI-KI-
CHOWKI (MADHURJALPAN
GATI) VARANASIPH. 352797 Res. 342127
342106جزی بیوں سے تیار کی ہوئے ہوئے درود ان جوں
نانی کی نعمت، درود را دعویٰ دھڑکے کھلاج کئے
مغیداً اور آزموہ بیانی طکیم فاکم جسیں کا تاریخ دہ

دل آرام میل

سلے کا پتہ بکروں ایام میں بھل جوں جوں
اوہ دکا لارڈ مانس میں بھائیں جوں کھل کھلے ہے
ایسی بہت بھل شکنے دیکھ کر جسے

۲۵

۲۵